Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

جلد 60

ایڈیٹر منیر احمد خادم

نائبین قریشی محمد فضل اللہ، تنویر احمد ناصر ایم اے

شمارہ 9

شرح چندہ سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن 65 کینیڈین ڈالر یا 40 یورو

27 ربیع الاوّل 1432 ہجری۔ 3 امان 1390 ہش۔ 3 مارچ 2011ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ وناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

ہمارا تو سارا دارومدار ہی دُعا پر ہے۔ دعا ہی ایک ہتھیار ہے جس سے مومن ہر کام میں فتح پا سکتا ہے

یقیناً سمجھو کہ دعا بڑی دولت ہے۔ جو شخص دُعا کو نہیں چھوڑتا اس کے دین اور دنیا پر آفت نہ آئے گی۔

وہ ایک ایسے قلعہ میں محفوظ ہے جس کے اردگرد مسلح سپاہی ہر وقت حفاظت کرتے ہیں

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

''یہ سب مقاصد جو ہم حاصل کرنا چاہتے ہیں صرف دعا کے ذریعہ سے حاصل ہوسکیں گے۔ دعا میں بڑی قوتیں ہیں''۔ فرمایا ''خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار بذریعہ الہامات کے یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہوگا دعا ہی کے ذریعہ ہوگا۔ ہمارا ہتھیار تو دعا ہی ہے اور اس کے سوائے اور کوئی ہتھیار میرے پاس نہیں۔ جو کچھ ہم پوشیدہ مانگتے ہیں خدا تعالیٰ اسے ظاہر کر کے دکھا دیتا ہے''۔ فرمایا ''اسلام کے واسطے اب یہی ایک راہ ہے جس کو خشک مُلّا اور خشک فلسفی نہیں سمجھ سکتا۔ اگر ہمارے واسطے لڑائی کی راہ کھلی ہوتی تو اس کے لئے تمام سامان بھی مہیا ہو جاتے۔ جب ہماری دعائیں ایک نقطہ پر پہنچ جائیں گی تو جھوٹے خود بخود تباہ ہو جائیں گے''۔ فرمایا

''ہمارے نزدیک دعا سے بڑھ کر اور کوئی تیز ہتھیار ہی نہیں۔ سعید وہ ہے جو اس بات کو سمجھے کہ خدا تعالیٰ اب دین کو کس راہ سے ترقی دینا چاہتا ہے۔'' (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 36 جدید ایڈیشن)

پس یہ ہتھیار ہے جس کو ہم نے استعمال کرنا ہے، یہ ہتھیار ہے جس کے استعمال کی انتہا کرنے کی ہمیں کوشش کرنی ہے۔ پس جیسا کہ مَیں نے کہا ہم یارِ نہاں میں نہاں ہونے کا حق تبھی ادا کر سکتے ہیں جب اپنے فرائض کے ساتھ ہم اپنے نوافل کی ادائیگی اور دعاؤں کو اس کے نکتہ عروج پر پہنچانے کی کوشش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

دعا کی اہمیت کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے بعض مزید ارشادات پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں: ''سب سے عمدہ دعا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضا مندی اور گناہوں سے نجات حاصل ہو''۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 30 جدید ایڈیشن)

(اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے، گناہوں سے نجات حاصل ہو جائے تو پھر مومن کی باقی دعائیں بھی جلدی جلدی قبولیت پاتی چلی جاتی ہیں)۔

پھر فرمایا ''ہمارا تو سارا دارومدار ہی دعا پر ہے۔ دعا ہی ایک ہتھیار ہے جس سے مومن ہر کام میں فتح پا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مومن کو دعا کرنے کی تاکید فرمائی ہے بلکہ وہ دعا کا منتظر رہتا ہے''۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 39۔ جدید ایڈیشن) (اللہ تعالیٰ تو اس بات کے انتظار میں رہتا ہے کہ کب مؤمن مجھ سے مانگے اور میں اسے دوں، بشرطیکہ دعا کا حق ادا کرتے ہوئے دعا کی جائے)

پھر ایک جگہ آپ فرماتے ہیں:

''دعا کی مثال ایک چشمۂ شیریں کی طرح ہے جس پر مومن بیٹھا ہوا ہے۔ وہ جب چاہے اس چشمہ سے اپنے آپ کو سیراب کرسکتا ہے۔ جس طرح ایک مچھلی پانی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی اسی طرح مومن کا پانی دعا ہے کہ جس کے بغیر وہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ اس دعا کا ٹھیک محل نماز ہے جس میں وہ راحت وسرور مومن کو ملتا ہے کہ جس کے مقابل ایک عیّاش کا کامل درجہ کا سرور جو اُسے کسی بدمعاشی میں میسر آ سکتا ہے، ہیچ ہے۔ بڑی بات جو دعا میں حاصل ہوتی ہے وہ قربِ الٰہی ہے۔ دعا کے ذریعہ ہی انسان خدا تعالیٰ کے نزدیک ہو جاتا ہے اور اسے اپنی طرف کھینچتا ہے۔ جب مومن کی دعا میں پورا اخلاص اور انقطاع پیدا ہو جاتا ہے تو خدا کو بھی اس پر رحم آ جاتا ہے اور خدا اس کا متولی ہو جاتا ہے''۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 45-46۔ جدید ایڈیشن)

پھر آپؑ فرماتے ہیں:۔ ''یقیناً سمجھو کہ دعا بڑی دولت ہے۔ جو شخص دعا کو نہیں چھوڑتا اس کے دین اور دنیا پر آفت نہ آئے گی۔ وہ ایک ایسے قلعہ میں محفوظ ہے جس کے اردگرد مسلح سپاہی ہر وقت حفاظت کرتے ہیں''۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 148۔ جدید ایڈیشن)

آخر میں پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا ایک اقتباس پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:۔ ''یاد رکھو کوئی آدمی کبھی دُعا سے فیض نہیں اُٹھا سکتا جب تک وہ صبر میں حد نہ کر دے''۔ (جب تک وہ صبر میں حد نہ کر دے) اور استقلال کے ساتھ دُعاؤں میں نہ لگا رہے۔ اللہ تعالیٰ پر کبھی بدظنی اور بدگمانی نہ کرے۔ اُس کو تمام قدرتوں اور ارادوں کا مالک تصور کرے، یقین کرے پھر صبر کے ساتھ دُعاؤں میں لگا رہے۔ وہ وقت آ جائے گا کہ اللہ تعالیٰ اُس کی دُعاؤں کو سُن لے گا اور اسے جواب دے گا۔ جو لوگ اس نسخہ کو استعمال کرتے ہیں وہ کبھی بدنصیب اور محروم نہیں ہو سکتے بلکہ یقیناً وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی قدرتیں اور طاقتیں بے شمار ہیں۔ اس نے انسانی تکمیل کے لئے دیر تک صبر کا قانون رکھا ہے۔ پس اس کو وہ بدلتا نہیں اور جو چاہتا ہے کہ وہ اس قانون کو اس کے لئے بدل دے وہ گویا اللہ تعالیٰ کی جناب میں گستاخی کرتا اور بے ادبی کی جرأت کرتا ہے۔ پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ بعض لوگ بے صبری سے کام لیتے ہیں اور مداری کی طرح چاہتے ہیں کہ ایک دم میں سب کام ہو جائیں۔ مَیں کہتا ہوں کہ اگر کوئی بے صبری کرے تو بھلا بے صبری سے خدا تعالیٰ کا کیا بگاڑے گا۔ اپنا ہی نقصان کرے گا۔ بے صبری کر کے دیکھ لے وہ کہاں جائے گا''۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 151۔ جدید ایڈیشن)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

ایک عجیب ماجرا

فخر موجودات سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی محیّر العقول کامیابی کے اسباب مختلف لوگوں نے مختلف بیان کئے ہیں کسی کے نزدیک آپؐ کی سچائی اور اپنے مشن کے تئیں قربانیاں اس کامیابی کی اصل وجہ ہیں تو کسی کے نزدیک عمدہ ساتھیوں کا مل جانا اس کا سبب۔ ہر شخص کا اپنا زاویہ نگاہ ہوتا ہے وہ اپنی عقل اور سمجھ کے مطابق اس انقلاب کو پرکھتا ہے اور اپنی رائے قائم کرتا ہے۔ اور یہ حق ہر ایک شخص کو حاصل ہے جو اُس سے چھینا نہیں جاسکتا ہے۔ مختلف زاویہ ہائے نگاہ کے سامنے آنے سے بہت سی علمی معلومات میں اضافہ ہوتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلو نمایاں ہوتے ہیں۔

ایک محبّ رسول عاشق صادق حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے آپؐ کی کامیابی کا تجزیہ کچھ اس طرح فرمایا۔ آپؑ فرماتے ہیں:۔

''وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گذرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہوگئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچادیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اِس اُمّی بیکس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔''

(برکات الدعا صفحہ ۱۰۔۱۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انقلاب کا کیا عجیب تجزیہ فرمایا ہے کہ وہ انقلاب جو محمد عربی ﷺ نے پیدا کیا تھا کہ ''لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہوگئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوگئے۔ اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوگئے۔''

کیا عجیب تجزیہ فرمایا عاشق صادق نے اس انقلاب کا اور کیا عجیب اس انقلاب کی معنوی تعریف بیان فرمائی ہے۔ دنیا کے انقلابوں سے اس انقلاب کا موازنہ کیا جائے تو تاریخ میں ایک مثال بھی ملنا ناممکن ہے عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود بیان فرماتے ہیں۔

''دنیا میں یک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے کسی آنکھ نے دیکھا نہ پہلے کسی کان نے سنا''

قارئین! آنحضرت ﷺ کا پیدا کردہ انقلاب آج بھی نظر آرہا ہے۔ آج بھی آپ کوثر سے آب حیات حاصل کرنے والے اپنی عملی اور اخلاقی حالتوں کے ذریعہ زندہ انقلاب کے نظارے دکھا رہے ہیں۔ یہ انقلاب ہوا کیوں کر اور ایسی محیّر العقول تربیت ہوئی کیسے؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک اس انقلاب کی اصل وجہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی خدا کے حضور التجائیں تھیں جنہوں نے دنیا میں ایک شور مچادیا۔ آپؐ راتوں کو اُٹھ کر جس طریق پر اور جس رنگ میں گریہ وزاری فرمایا کرتے تھے اُس کی مکمل کیفیت کا اندازہ تو آپؐ کو ہی تھا مگر احادیث میں اُس کیفیت کی چند جھلکیاں ہمیں بھی نظر آتی ہیں۔ مگر یہ جھلکیاں مکمل تصویر کو پیش نہیں کرتیں۔ ہم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ آنحضرت ﷺ غارِ حرا میں خدا کی تلاش اور جستجو میں کس رنگ میں دعائیں کیا کرتے تھے۔ آپ کے قلب مطہر کی کیا کیفیت ہوا کرتی تھی۔ آپ کی روح کس طرح کے خدا کے آستانہ پر گریہ وزاری کیا کرتی تھی۔ تاریخ اس بارے میں خاموش ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چودہ سو سال بعد اس راز سے پردہ اُٹھایا کہ آنحضرت ﷺ کی دعاؤں کی کیا طاقت تھی اور ان دعاؤں کے نتیجہ میں دنیا میں کیا انقلابات برپا ہوئے۔ آپؐ کی عظیم کامیابی کا بنیادی راز خدا تعالیٰ کے حضور راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر گریہ وزاری کرنا تھا۔ آپ کی دعاؤں کے نتیجہ میں دلوں کے بند قفل کُھل گئے۔ آپ ﷺ خدا تعالیٰ کے حضور دعا فرماتے اور اکثر اوقات فوراً ہی دعا کی قبولیت کے آثار نظر آنے لگتے۔ تاریخ اس بات پر شاہد ہے چند ایک مثالیں ملاحظہ ہوں۔

آنحضرت ﷺ کے بھیجے ہوئے قاصد یمن سے واپس تشریف لاکر خبر دیتے ہیں کہ یا رسول اللہ ﷺ دوس قبیلہ کے دلوں کے قفل نہیں کھلتے۔ دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ اُن کو تباہ کردے۔ رحمۃ للعالمین کے ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھے اور زبان مبارک پر یہ دعا جاری ہوئی۔ اللھم اهد دوسا وائت بھم اے اللہ دوس کو ہدایت عطا فرما اور انہیں لے آ اور اگلے سال یہ بددعا کی درخواست کرنے والے آتے ہیں تو ستر کے قریب فدائی اپنے ساتھ لاتے ہیں۔

اسی قبیلہ کے ایک فدائی حضرت ابوھریرہؓ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوتے ہیں اور شکایت کرتے ہیں کہ یا رسول اللہ! جب میں اپنی ماں کو ہدایت کی راہ دکھاتا ہوں تو وہ برا بھلا کہنے لگتی ہے۔ اور میری باتوں کا اُس پر کچھ بھی اثر نہیں ہورہا۔ آج تو اُس کی زبان شربار نے حد کردی۔ پیارے رسول نے جو ماں سے زیادہ مہربان تھا اپنے آسمانی مولا کے حضور التجا کی۔ اللھم اهد ام ابی ھریرہ۔ اے پروردگار ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت دے حضرت ابوھریرہؓ گھر لوٹے دروازہ کھٹکھٹایا تو پانی گرنے کی آواز سنائی دی اور ساتھ ہی ماں کی آواز کہ ٹھہرو! حضرت ابوھریرہؓ کی ماں غسل فرمارہی تھیں۔ دُعائے رسول کے نتیجہ میں ان کی ماں کا دل پگھل چکا تھا۔ دعا اپنا اثر دکھا چکی تھی۔ ماں نے دروازہ کھولا تو اب وہ زبان جو انگارے برساتی تھی اسی سے یہ الفاظ سنائی دیئے۔ اشھد ان لا اله الا الله واشھد ان محمدًا عبده ورسوله۔

قارئین! آنحضرت ﷺ کے اس اسوہ حسنہ سے ایک بات واضح ہوجاتی ہے کہ روحانی انقلاب کے لئے اصل ہتھیار دعا ہوتی ہے۔ آنحضرت ﷺ کی صحبت سے فیض یافتہ صحابہ رضوان اللہ علیہم کا مقدس گروہ بھی دعا کے ہتھیار سے لیس تھا اور اپنی دعاؤں کے تیر آسمان کی طرف چلاتا تھا۔

آج بھی آنحضرت ﷺ کی برکات کے طفیل یہی سنت اللہ جاری ہے۔ آج ہم اگر کامیاب ہونا چاہتے ہیں تو لازمی ہے کہ ہم اپنا تعلق خدا تعالیٰ سے مضبوط کریں۔ اپنی دعاؤں میں تاثیر پیدا کریں۔ اپنی خلوت گاہوں کو سجدہ گاہوں میں تبدیل کریں اور اُس پروردگار کے آستانہ پر گرجائیں اور رو رو کر دعائیں کریں جو رسمی نہ ہوں بلکہ ایسی دعائیں کریں جس سے عرش کے پائے لرز جائیں تو یقیناً اس کے نتیجہ میں وہ مہربان خدا ہماری مدد کو اُسی طرح اُترے گا جس طرح وہ پہلے اُترتا رہا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے ابدی کلام قرآن مجید میں اس بارہ میں یوں فرمایا ہے کہ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ اَلَا اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ۔ (البقرہ:۲۱۵)

ترجمہ: کیا تم گمان کرتے ہو کہ تم جنت میں داخل ہوجاؤ گے جبکہ ابھی تک تم پر اُن لوگوں جیسے حالات نہیں آئے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ انہیں سختیاں اور تکلیفیں پہنچیں اور وہ ہلا کر رکھ دیئے گئے یہاں تک کہ رسول اور وہ جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے پکار اٹھے کہ اللہ کی مدد کب آئے گی۔ سو یقیناً اللہ کی مدد قریب ہے۔

ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی بار بار جماعت کو دُعاؤں کی طرف توجہ دلا رہے ہیں اور خدا تعالیٰ کے حضور جھکنے کی تلقین فرمارہے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

''اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں اپنے آگے صبر و استقامت دکھاتے ہوئے، صبر و استقامت دکھاتے ہوئے جھکائے رکھے اور دعائیں کرنے میں نہ ہم کبھی تھکیں، نہ ماندہ ہوں۔ کبھی صبر کا دامن ہمارے ہاتھ سے نہ چھوٹے۔ صبر کا مطلب ہی یہی ہے کہ استقلال سے دعائیں کرتے چلے جانا اور جو ہماری ذمہ داریاں ہیں ان سے کبھی پیچھے نہ ہٹنا۔ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا بھی کریں کہ وہ ہماری دعاؤں میں، ہماری عبادتوں میں ترقی عطا فرمائے۔ ہماری عبادتوں میں اپنی محبت ڈال دے۔ جب یہ معیار ہم حاصل کریں گے تو ہم دیکھیں گے کہ مخالفین کی عارضی خوشیاں جلد حسرتوں میں بدل جائیں گی، انشاء اللہ۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے جو انشاء اللہ ضرور پورا ہوگا۔''

(اخبار بدر مورخہ ۱۰/ ۳ فروری ۲۰۱۱ء صفحہ ۶)

قارئین! الٰہی جماعتوں کا ہتھیار دعا ہی ہوتا ہے۔ پس آج اگر ہم نے حبل اللہ کو مضبوطی سے تھام لیا اور اپنے اعمال سے خدا تعالیٰ کی نصرت کو جذب کرنے کی کوشش کی تو خدا تعالیٰ کا سلوک وہی ہوگا جس کی خبر اس آیت میں دی گئی ہے۔ خدا کی یہی تقدیر ہے جو ہمیشہ پوری ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حقیقی دعا کرنے کی توفیق اپنے فضل سے عنایت فرمائے۔ ہمارے دل ہمیشہ خدا تعالیٰ کی جانب جھکے رہیں۔ اور ہمارے ہاتھ ہمیشہ خدا کی تائید و نصرت کی طلب کیلئے اُٹھیں۔ آمین۔

———— (شیخ مجاہد احمد شاستری)

احادیث نبوی ﷺ

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضىَ الله تعالىٰ عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِىُّ خَيْرٌ وَاَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيْفِ، وَفِىْ كُلٍّ خَيْرٌ اِحْرِصْ عَلٰى مَايَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجَزْ۔ وَاِنْ اَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ : لَوْ اَنِّىْ فَعَلْتُ كَذَا كَانَ كَذَا، وكَذَا وَلٰكِنْ قُلْ : قَدَرُ اللّٰهِ وَمَا شَآءَ فَعَلَ، فَاِنَّ "لَوْ" تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ۔ (مسلم كتاب القدر باب فى الامر بالقوة وترك العجز)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

''تندرست و توانا مومن کمزور صحت والے مومن سے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے۔ ہر ایک چیز میں خیر اور بھلائی ہے جو چیز نفع دیتی ہے اس کی ہمیشہ حرص رکھو۔ اللہ تعالیٰ سے مدد چاہو، عاجز بن کر نہ بیٹھو۔ اور اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچے تو یہ نہ کہو کہ اگر میں ایسا کرتا تو ایسا نہ ہوتا۔ بلکہ یہ کہو کہ میں نے کوشش کی لیکن اللہ تعالیٰ کی تقدیر یہی تھی اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ کاش کہنا اور پچھتاوے اور حسرت کا اظہار کرنا شیطان کے اثر ڈالنے کی راہ ہموار کرتا ہے۔''

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستان کے سخت حالات کے بعد جماعت کی ترقی کی رفتار کئی گنا بڑھ چکی ہے بلکہ پاکستان میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی پہلے سے بڑھ کر ہے۔ پس جب اللہ تعالیٰ کے اتنے احسانات ہیں تو کبھی بھی، کسی وقت بھی کسی کے دل میں بھی مایوسی کے خیالات نہیں آنے چاہئیں۔ بلکہ ان دنوں میں اہلِ ربوہ کو بھی اور اہلِ پاکستان کو بھی اپنی بے چینیوں کو خدا تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے دعاؤں میں بدل لینا چاہئے، دعاؤں میں ڈھال لینا چاہئے۔

حیا اور تقدس کے اظہار اور حفاظت کے ساتھ ساتھ جلسے میں شامل ہونے والے اپنی نمازوں کی بھی خاص طور پر حفاظت کریں۔ اذان کی آواز پر ہر ایک کا رُخ مسجدوں کی طرف ہونا چاہئے۔ اسی طرح جلسے کی کارروائی کے دوران بھی جلسے کو سننے کی بھرپور کوشش اور توجہ ہونی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کی بستی میں ایک روحانی ماحول کے تحت اتنی تعداد میں جمع کر کے ایک موقع پیدا کیا ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ اس سے اس کا فضل مانگیں۔ اس کے احسان کا شکر ادا کریں۔ پاکستان سے شامل ہونے والے خاص طور پر پاکستان میں احمدیوں کے حالات اور ملک کے حالات کے بارے میں بھی دعائیں کریں۔ اپنے اضطرار اور اضطراب کو دعاؤں اور آنسوؤں میں ڈھالنے کی انتہا کر دیں اور پھر پہلے سے بڑھ کر اپنی زندگیوں کا مستقل حصہ بنالیں تا کہ ایک حقیقی انقلاب لانے والے بن جائیں۔

خدا تعالیٰ کی تقدیر کو جو احمدیت کی فتح کی تقدیر ہے، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو دنیا پر غالب کرنے کی تقدیر ہے، جو دنیا کی اکثریت کو مسیح محمدی کی جماعت میں شامل کرنے کی تقدیر ہے، جو دوسری قوموں کی طرح پاکستانیوں پر بھی مسیح موعودؑ کی صداقت خارق عادت طور پر ظاہر ہونے کی تقدیر ہے۔ اس الٰہی تقدیر کو اپنی زندگی میں دیکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے عاجزی کی انتہا کرتے ہوئے مانگتے چلے جانا چاہئے۔

(جلسہ سالانہ قادیان کے حوالے سے جلسہ میں شامل ہونے والوں کو نہایت اہم نصائح)

مردان میں ہمارے ایک نوجوان مکرم شیخ عمر جاوید صاحب کو شہید کر دیا گیا۔شہید مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 24/دسمبر 2010ء بمطابق 24/فتح 1389 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ۔ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ (سورۃ البقرہ :187)

انشاء اللہ تعالیٰ دو دن بعد 26 دسمبر کو قادیان میں جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس جلسے کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ برصغیر کی تقسیم کے بعد قادیان کے جلسہ سالانہ میں اتنا پھیلاؤ اور وسعت کچھ سال تک نہیں رہی جو 47ء سے پہلے ہوتی تھی لیکن گزشتہ دو دہائیوں سے یہ جلسہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت وسیع ہو چکا ہے۔ 1991ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا دورہ ہوا۔ کافی تعداد میں لوگ آئے، اُس کے بعد پھر زیادہ تعداد میں لوگوں کا آنا شروع ہو گیا۔ پھر 2005ء میں جب مَیں گیا ہوں اُس وقت بھی بہت بڑی تعداد آئی۔ اُس کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاضری بڑھ رہی ہے، گو اُتنی تو نہیں ہوتی جتنی 2005ء میں تھی لیکن بہرحال اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ گزشتہ چند دنوں سے جلسے کے انتظامات کے بارے میں قادیان سے رپورٹس وغیرہ آ رہی تھیں اُن رپورٹس کو دیکھنے سے ربوہ کے جلسوں کا تصور بھی سامنے آ گیا۔ یہ دن آج سے 27 سال پہلے ربوہ اور پاکستان کے احمدیوں کے لئے عجیب روح پرور ماحول کے دن ہوتے تھے۔ جب ربوہ میں ہر طرف جلسے کے انتظامات کے لئے تیاریاں ہو رہی ہوتی تھیں۔ ہر طرف ایک شوق، جذبہ اور گہما گہمی نظر آتی تھی۔ ربوہ میں جو جماعت کے سکول تھے ان سکولوں میں افسر جلسہ سالانہ کے دفتر کی طرف سے ہر احمدی طالب علم کو ڈیوٹی فارم آتے تھے جو وہ پُر کرتا تھا کہ وہ کہاں ڈیوٹی دینا چاہتا ہے۔ اگر جلسے کی انتظامیہ کو کسی جگہ لگانے کی اپنی کوئی خاص ضرورت نہیں ہوتی تھی، تو عموماً بچوں اور نوجوانوں کی اُن کی صوابدید پر ہی ڈیوٹیاں لگائی جاتی تھیں۔ ڈیوٹی چاہے اپنی مرضی کی ملے یا جلسے کی انتظامیہ اپنی ضرورت کے مطابق تفویض کرے، نوجوانوں میں خدمت اور ڈیوٹی دینے کا ایک عجیب جذبہ ہوتا تھا۔ ستائیس سال میں ایک نسل جو پیدا ہوئی اب بھرپور جوانی میں ہے، اور وہ جو نوجوان تھے، وہ انصاراللہ میں شامل ہو گئے، بلکہ پچپن سال سے اوپر کے انصاراللہ کی صفِ اول میں چلے گئے ہوں گے۔ جو بچے جوان ہوئے اُنہیں شاید ڈیوٹیوں کا تجربہ نہ ہو یا احساس نہ ہو اور ہو بھی نہیں سکتا کیونکہ وہاں جلسے نہیں ہو رہے سوائے اُن گھروں کے جن میں جلسے کا ذکر چلتا رہتا ہے بلکہ مَیں امید کرتا ہوں کہ ربوہ کے جو پُرانے گھر ہیں، پُرانے رہنے والے ہیں اُن میں جلسے کا یہ ذکر چلتا رہتا ہوگا۔ اگر نہیں تو ذکر ہونا چاہئے تا کہ آنے والے بچے بھی اور نسل بھی اس ماحول اور اُس جذبے کو تازہ دم رکھیں۔ اس لئے نہیں کہ نئی نسل حسرت کرے بلکہ اس لئے کہ نئی نسل اپنے اندر ایک عزم پیدا کرے۔ مایوس نہ ہو بلکہ ایک عزم ہو کہ عارضی پابندیاں ہماری روح کو مردہ نہیں کر سکتیں، ہمیں مایوس نہیں کر سکتیں، ہمیں اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے اور اس سے مانگتے چلے جانے میں روک نہیں بن سکتیں۔ ہمارے ایمان اور یقین کو ڈگمگا نہیں سکتیں کہ پتہ نہیں اب وہ دن دوبارہ دیکھنے نصیب بھی ہوں گے یا نہیں جب ہر بچہ بوڑھا اور جوان ایک جوش اور ایک ولولے سے اُس زمانے میں جلسے کی تیاریوں اور ڈیوٹیوں میں حصہ لیتا تھا۔ جب ہر جلسہ سننے والا اپنی روح کی سیرابی کے سامان کرتا تھا۔ یہ باتیں نئی نسل کو بھی علم ہونی چاہئیں۔ جو بعد میں پیدا ہونے والے بچے ہیں اُن کو بھی علم ہونی چاہئیں۔ بلکہ گزشتہ پندرہ سولہ سال میں جو بچے پیدا ہوئے وہ بھی اب جوان ہو گئے ہیں، اُن کو بھی پتہ ہونا چاہئے کہ جلسے کے دن کیسے ہوتے تھے؟ ربوہ جب ایک غریب دلہن کی طرح سجا کرتا تھا۔ بازار سجتے تھے۔ عارضی بازار بنتے تھے تا کہ لاکھوں کی تعداد میں آنے والے مہمانوں کی ضروریاتِ زندگی اُن کی پسند کے مطابق مہیا کی جا سکیں۔ سپیشل ٹرینیں اور بسیں آیا کرتی تھیں۔ ہر گھر اپنی بساط اور توفیق کے مطابق اپنے گھر کو مہمانوں کی آمد کے لئے صاف کرتا تھا۔ آرام دہ بنانے کی کوشش کرتا تھا، سجاتا تھا۔ گھروں کے صحنوں میں زائد رہائش کے لئے خیمے نصب کئے جاتے تھے کیونکہ اکثر گھر اتنے چھوٹے تھے کہ مہمانوں اور میزبانوں کی رہائش کا انتظام بغیر خیموں کے ممکن نہ تھا۔ بعض گھروں والے اپنے گھر کے سارے کمرے مہمانوں کے سپُرد کر

دیتے تھے اور خود باہر صحنوں میں خیموں کے اندر چلے جاتے تھے۔ غرضیکہ قربانی کے عجیب نظارے ہوتے تھے جو اہلِ ربوہ دکھا رہے ہوتے تھے۔ ہر چہرے پر خوشی ہوتی تھی کہ ہم مہمانوں کی خدمت کر رہے ہیں۔ پس جیسا کہ میں نے کہا کہ یہ باتیں ہمیشہ کے لئے خواب وخیال نہیں بن گئیں۔ یہ ہمیں مایوس کرنے والی نہیں ہیں بلکہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ رونقیں دوبارہ قائم ہوں گی اور ضرور ہوگی۔ ہمارا فرض ہے کہ خدا تعالیٰ کی رحمت سے کبھی مایوس نہ ہوں۔ اُس سے مانگتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری رحمت سے مایوس نہ ہوں۔ ہم تو اس بات پر یقین رکھتے ہیں جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک نبی کے حوالے سے قرآنِ کریم میں ذکر فرمایا ہے کہ مَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ (الحجر : 57) اور گمراہوں کے سوا اپنی رب کی رحمت سے کون مایوس ہوتا ہے؟ ہمیں یہ مایوسی تو نہیں کہ وہ دن لوٹ کر نہیں آئیں گے یا کس طرح آئیں گے؟ وہ دن تو جیسا کہ میں نے کہا انشاء اللہ لوٹ کر آئیں گے۔ کیونکہ ہمیں اُس خدا کی قدرتوں پر یقین ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

”جب سختی اپنی نہایت کو پہنچ جاتی ہے اور کوئی صورت مخلصی کی نظر نہیں آتی تو اس صورت میں اُس کا یہی قانونِ قدیم ہے کہ وہ ضرور عاجز بندوں کی خبر لیتا ہے“۔

(براہین احمدیہ۔روحانی خزائن جلد 1صفحہ664)

پس اگر ہم عاجزی دکھاتے ہوئے اُس سے مانگتے رہیں گے تو وہ ضرور مدد کو آتا ہے اور آئے گا۔ جب سب حیلے ختم ہو جاتے ہیں تو تب بھی حضرتِ توّاب کا حیلہ قائم رہتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے۔ وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ۔ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ (الشوریٰ: 29) اور وہی ہے جو مایوسی کے بعد بارش اتارتا ہے اور اپنی رحمت پھیلا دیتا ہے۔ وہی کارساز اور سب تعریفوں کا مالک ہے۔ تو یہ خدا تعالیٰ کا روحانی زندگی میں بھی، جسمانی زندگی میں بھی عموم ہے۔ جب خدا تعالیٰ عمومی طور پر مایوس لوگوں کو رحمت سے نوازتا ہے تو جو مومن ہیں، جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا کہ اللہ تعالیٰ اُن کا ولی ہے جو ایمان لانے والے ہیں۔ جو سچے مومن ہیں اُن کو مایوسیوں میں نہیں ڈالتا بلکہ ایسے مومنوں کو جو اس کے آگے جھکنے والے ہیں، جو عاجزی کی انتہا کو پہنچے ہوئے ہیں اُن کی ضرور خبر لیتا ہے، اُن کی مدد کے لئے ضرور آتا ہے۔ اپنی رحمت کو ان کے لئے وسیع تر کر دیتا ہے۔ جس کا اعلان اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں کیا ہے کہ وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ (الشوریٰ: 27) اور مومنوں اور نیک عمل کرنے والوں کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے اور اپنے فضل سے بہت بڑھا کر انہیں دیتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے نوازنے کے طریقے اور معیار انسانی سوچوں سے بہت بالا ہیں۔ پس جب ایسے خدا پر ہم ایمان لانے والے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ حالات اور پُرانی یادیں ہمیں مایوس کریں۔ ہاں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے بعض اوقات انسان سمجھتا ہے کہ اب کوئی صورت مخلصی کی نہیں ہے۔ یعنی ایسی صورت جو انسانوں کے دائرہ اختیار میں ہو تب لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ کی آواز آتی ہے۔ اور وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ کا نظارہ ایک عاجز انسان دیکھتا ہے۔

پس یہ ہمارا فرض ہے کہ اپنے دن اور رات دعاؤں میں صرف کریں۔ خاص طور پر ان جلسہ کے دنوں میں جلسے پر آئے ہوئے جو لوگ ہیں، جو شامل ہو رہے ہیں وہ اپنے قادیان میں قیام کے ہر لمحے کو دعاؤں میں ڈھال دیں۔ خاص طور پر پاکستان سے آئے ہوئے احمدی یاد رکھیں کہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کی رحمت سے گمراہوں کے علاوہ کوئی مایوس نہیں ہوتا۔ پس یہ مایوسی غیروں کا کام ہے۔ ہم تو گمراہوں میں شامل نہیں۔ ہم تو مہدی آخرالزمان کے ماننے والے ہیں۔ ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے اس مسیح و مہدی کے ذریعے سے اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالا ہے۔ ہمیں تو گمراہی میں بھٹکنے کے بجائے صراطِ مستقیم پر چلنا سکھایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے عموماً احمدی اس حقیقت کو جانتے ہیں تبھی تو ایمان کی مضبوطی کے ساتھ تکالیف بھی برداشت کر لیتے ہیں۔ تبھی تو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ان تکالیف کو جو انہیں مخالفینِ احمدیت پہنچاتے ہیں اُن کی کچھ بھی پرواہ نہیں کرتے۔ تبھی تو اپنے شہداء کو بغیر جزع فزع کے باوقار طریقے سے دفنانے کے بعد، اُن کی تدفین کرنے کے بعد، دعائیں کرتے ہوئے اپنے گھروں کو لوٹتے ہیں۔ اور پھر اپنے آنسو صرف اور صرف خدا کے آگے بہاتے ہیں۔ لیکن بعض اِکّا دُکّا، کوئی کوئی، پریشان بھی ہو جاتے ہیں جو اچھا بھلا دین کا علم رکھنے والے بھی ہیں اور بعض جماعت کے کام کرنے والے بھی ہیں۔ کہہ دیتے ہیں اور بعض مجھے لکھ بھی دیتے ہیں کہ یہ سختیوں کے دن لمبے ہوتے جا رہے ہیں۔ کل یا پرسوں کی باتیں ہوتی تھیں، یہ کل یا پرسوں تو ختم ہی نہیں ہو رہی۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ قوموں کی زندگی میں دنوں کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔ قوموں کی عمر میں چند سال کی بھی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔ ترقی کرنے والی قومیں صرف ایک محاذ کو نہیں دیکھتیں، ایک ہی طرف اُن کی نظر نہیں ہوتی، اُن کی نظر قوم کی مجموعی ترقی پر ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستان کے سخت حالات کے بعد جماعت کی ترقی کی رفتار کئی گنا بڑھ چکی ہے بلکہ پاکستان میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی پہلے سے بڑھ کر ہے۔ ہاں بعض سختیاں بھی ہیں۔ بعض پابندیاں ہیں۔ جانی اور مالی نقصانات ہیں۔ خلیفہ وقت کو جماعت سے براہِ راست اور جماعت کو خلیفہ وقت سے بغیر کسی واسطے کے ملنے کی تڑپ بھی دونوں طرف سے ہے۔ وہ بیشک اپنی جگہ ہے لیکن اللہ تعالیٰ تعالیٰ نے احسان کرتے ہوئے اس کے لئے بھی نصف ملاقات کا ایک راستہ بھی ہمارے لئے کھول دیا ہے جو ایم۔ٹی۔اے کے ذریعے سے انتظام فرمایا ہے۔ اگر پاکستان میں جلسے اور اجتماعات پر پابندیاں ہیں تو ایم۔ٹی۔اے کے ذریعے سے ہی کئی جلسوں اور اجتماعات میں دنیا کا ہر احمدی بشمول پاکستانی احمدی شریک ہوتے ہیں۔ پس خدا تعالیٰ نے باوجود پابندیوں کے روحانی مائدہ کو بند نہیں ہونے دیا۔ پس جب اللہ تعالیٰ کے اتنے احسانات ہیں تو کبھی بھی کسی وقت بھی کسی کے دل میں بھی مایوسی کے خیالات نہیں آنے چاہئیں۔ بلکہ ان دنوں میں اہلِ ربوہ کو بھی اور اہلِ پاکستان کو بھی اپنی بے چینیوں کو خدا تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے دعاؤں میں بدل لینا چاہئے، دعاؤں میں ڈھال لینا چاہئے۔ مَیں اپنے تصور میں ربوہ کے جلسہ کے پُر رونق ماحول اور پاک ماحول کو لا کر غور کرتا ہوں، خدا تعالیٰ کی تقدیر کو جو احمدیت کی فتح کی تقدیر ہے اُس پر غور کرتا ہوں اور یہی ہر احمدی کا کام ہے۔ وہ تقدیر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو دنیا پر غالب کرنے کی تقدیر ہے۔ جو دنیا کی اکثریت کو مسیح محمدی کی جماعت میں شامل کرنے کی تقدیر ہے۔ جو دوسری قوموں کی طرح پاکستانیوں پر بھی مسیح موعود کی صداقت خارق عادت طور پر ظاہر ہونے کی تقدیر ہے۔ پس ہمیں اپنی دعاؤں میں ایک خاص رنگ پیدا کرتے ہوئے اس الٰہی تقدیر کو اپنی زندگی میں دیکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے عاجزی کی انتہا کرتے ہوئے مانگتے چلے جانا چاہئے۔

ربوہ کی رونق اور پاک ماحول سے میرے تصور میں ربوہ کی سڑکوں پر جلسہ گاہ جاتے اور آتے ہوئے لوگوں کا رش بھی آتا ہے۔ لیکن مجال نہیں کہ اُس رش میں کہیں دھکم پیل ہو رہی ہو۔ مردوں، عورتوں کو خود بھی احساس ہوتا تھا۔ اور اگر کہیں ذرا سی کوئی بات ہو بھی گئی تو اطفال اور خدام جو ڈیوٹی پر ہوتے تھے، جو راستے کی ڈیوٹی پر رہنمائی کرنے کے لئے کھڑے ہوتے تھے وہ اُن کو توجہ دلا دیتے تھے اور توجہ دلانے پر فوراً اپنے اپنے راستے پر ہر کوئی چلتا تھا۔ لوگوں کا ایک مسلسل دھارا چل رہا ہوتا تھا۔ جس طرح پانی کا ایک بہاؤ ہوتا ہے، پانی کی ایک ندی بہہ رہی ہوتی ہے اس طرح لوگ جلسہ گاہ کی طرف جا رہے ہوتے تھے اور اسی طرح جلسہ ختم ہونے پر واپس آ رہے ہوتے تھے۔ سڑک کے ایک طرف مرد ہوتے تھے تو دوسری طرف عورتیں ہوتی تھیں۔ ہر مرد کو عورت کے تقدس کا خیال ہوتا تھا اور ہر عورت کو اپنی حیا کا پاس ہوتا تھا۔ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا کہ مرد اور عورت ایک دوسرے کا راستہ کاٹ رہے ہوں یا کوئی ٹکراؤ کی صورت پیدا ہو جائے۔ پردے کی پابندی اور غضِ بصر ہر طرف نظر آتا تھا۔

یہ نظارہ انسان کو مدینہ کی گلیوں میں بھی لے جاتا ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتیں اور مرد علیحدہ علیحدہ راستے اختیار کریں۔ عورتیں ایک طرف دیوار کے ساتھ ہو کر چلا کریں۔ تو اس کی اس قدر پابندی ہوتی تھی کہ روایت میں آتا ہے کہ بعض عورتیں اس قدر دیواروں کے قریب ہو کر چلتی تھیں کہ اُن کی چادریں بعض دفعہ دیواروں کے پتھروں میں الجھ کر اٹک جایا کرتی تھیں۔

(سنن ابی داؤد کتاب النوم باب فی مشی النساء مع الرجال فی الطریق حدیث نمبر 5272)

تو یہ سب اس لئے تھا کہ اطاعت کا ایک اعلیٰ نمونہ دکھائیں اور اپنی حیا اور تقدس کو قائم رکھیں۔ تو یہ نظارے جیسا کہ میں نے کہا ہمیں ربوہ میں بھی جلسہ کے دنوں میں دیکھنے میں آتے تھے۔ اسلامی روایات کا نمونہ ربوہ میں آنے والے عموماً اور عام دنوں میں بھی اور جلسے کے دنوں میں خصوصاً دیکھتے تھے۔

قادیان میں بھی چھوٹی سڑکیں اور گلیاں ہیں۔ اس حوالے سے میں قادیان میں جلسے میں شامل ہونے والے لوگوں سے بھی کہتا ہوں کہ کیونکہ بہت سے پہلی دفعہ شامل ہو رہے ہوں گے۔ مختلف ممالک اور ماحول سے آئے ہوئے ہیں، بعض دفعہ اتنا خیال نہیں رہتا کہ اپنے اپنے راستے پر چلیں۔ بجائے اس کے کہ آپ کو ڈیوٹی والے کارکنان توجہ دلائیں، عورتیں اور مرد اپنے اپنے علیحدہ راستوں پر چلیں۔ قادیان کے بارے میں تو غیروں نے بھی آج سے اسّی نوّے یا سو سال پہلے یہ لکھا ہوا ہے کہ وہاں اسلامی تعلیم کا یا اسلامی قدروں کا یا اسلام کا ٹھیٹھ نمونہ نظر آتا ہے۔ تو یہ ٹھیٹھ نمونہ قادیان میں آج بھی قائم رہنا چاہئے جبکہ دور دور سے غیر بھی جلسے پر آئے ہوں گے۔

پس حیا اور تقدس کے اظہار اور حفاظت کے ساتھ ساتھ جلسے میں شامل ہونے والے اپنی نمازوں کی بھی خاص طور پر حفاظت کریں۔ اذان کی آواز پر ہر ایک کا رُخ مسجدوں کی طرف ہونا چاہئے۔ اسی طرح جلسے کی کارروائی کے دوران بھی جلسے کو سننے کی بھرپور کوشش اور توجہ ہونی چاہئے۔ جلسہ کوئی میلہ نہیں ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ وہاں اس وقت کی اطلاع کے مطابق چھ سات ہزار مہمان تو باہر سے آ چکے ہیں، اور بھی آئیں گے انشاء اللہ۔ تو ہر ایک جلسے کے تقدس کا بھی خیال رکھے۔ بلکہ پاکستان سے آئے ہوئے بہت سارے لوگ ہیں کہ اُن کو اللہ تعالیٰ نے براہِ راست بھی جلسے میں شامل ہو کر روحانی فائدہ اٹھانے کا موقع عطا فرمایا ہے۔ پس ایک حقیقی مؤمن کی طرح بھرپور فائدہ اٹھانے کی ہر ایک کو وہاں کوشش کرنی چاہئے۔

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

تیلگو اور اُردو لٹریچر فری دستیاب ہے

فون نمبر:0924618281,04027172202

09849128919, 08019590070

منجانب: ڈیکو بلڈرز حیدرآباد۔ آندھرا پردیش

نصیحت اور ہدایت کی بات شروع ہوئی ہے تو اس طرف بھی توجہ دلا دوں کہ جلسہ میں شامل ہونے والے ہرفرد کے دل میں اور عمل میں قربانی کا بھی بھر پور اظہار نظر آنا چاہئے۔ نہ قیامگاہوں میں بدنظمی ہو۔ نہ کھانے کے اوقات میں بدنظمی ہو۔ نہ جلسہ گاہ میں داخل ہوتے ہوئے اور نکلتے وقت بدنظمی ہو۔ عموماً بدنظمی خود غرضی کی وجہ سے، اپنا حق پہلے لینے کی کوشش کرنے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ پس اگر چھوٹی سے چھوٹی بات سے لے کر بڑی باتوں تک قربانی دکھائیں گے تو کبھی بدنظمی نہیں ہو سکتی۔ اور بعض دفعہ بعض مفاد پرست یا حاسدین جو حسد کی وجہ سے خواہش رکھتے ہیں اور بعض دفعہ کوشش بھی کرتے ہیں کہ کسی طرح کسی انتظام میں بدنظمی پیدا کی جائے تا کہ اُن کو اپنے مقاصد حاصل کرنے کا موقع مل جائے تو ہمیشہ یاد رکھیں کہ کسی احمدی کو کبھی اُن لوگوں کی خواہش کے مطابق اس قسم کا موقع فراہم نہیں کرنا چاہئے جس سے جماعت کی بدنامی اور سبکی ہو یا کسی قسم کے نقصان کا اندیشہ ہو۔ قادیان میں ہندو بھی رہتے ہیں، سکھ بھی رہتے ہیں، عیسائی بھی رہتے ہیں۔ ہر احمدی کا فرض ہے کہ ہر ایک کی عزت اور احترام کرے۔ عموماً وہاں کے رہنے والے لوگ بڑے اچھے ہیں۔ لیکن اگر کسی سے کوئی غلط بات ہو بھی جائے تو اپنے جذبات پر کنٹرول رکھیں۔ قادیان کے رہنے والوں کو بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہئے۔ بعض دفعہ کسی مہمان کی غیرت کی وجہ سے میزبان یا وہاں کے رہنے والے جذبات میں آ جاتے ہیں، یا کوئی بات سن کر جذبات میں آ جاتے ہیں۔ تو کسی بھی قسم کا ایسا جذباتی اظہار نہیں ہونا چاہئے جس سے کسی بھی قسم کے فساد یا فتنے کا خطرہ پیدا ہو سکے۔ اسی طرح وہاں رہنے والے آپس میں سلام کو رواج دیں۔ چلتے پھرتے ایک دوسرے کو جانتے ہیں یا نہیں جانتے سلام کریں۔ تا کہ محبت اور بھائی چارے کی فضا پیدا ہو اور مزید بڑھے۔

بہرحال جیسا کہ میں نے کہا کہ جلسے کے دن جہاں پاکستان میں رہنے والے احمدیوں کے لئے خاص دن ہیں۔ انہیں دعاؤں میں گزاریں۔ جلسے پر پاکستان سے جو قادیان میں آئے ہوئے لوگ ہیں وہ بھی اور دوسرے ممالک سے آئے ہوئے لوگ بھی اور ہندوستان والے جو ہیں وہ بھی سب خاص طور پر ان دنوں کو دعاؤں میں گزاریں۔ شاملینِ جلسہ تو خاص طور پر اپنے ہر لمحے کو دعاؤں میں گزاریں اور گزار سکتے ہیں کیونکہ ان کا شامل ہونے کا تو اور کوئی مقصد نہیں ہے اور نہ ہی انہیں کوئی اور کام ہے سوائے اس کے کہ روحانی فیض حاصل کریں، اپنی تربیت کے سامان کریں۔ اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کی بستی میں ایک روحانی ماحول کے تحت اتنی تعداد میں جمع کر کے ایک موقع پیدا کیا ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ اس سے اس کا فضل مانگیں۔ اس کے احسان کا شکر ادا کریں۔ پاکستان سے شامل ہونے والے خاص طور پر پاکستان میں احمدیوں کے حالات اور ملک کے حالات کے بارے میں بھی دعائیں کریں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ ہمیں یہ تسلی دلاتا ہے کہ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ۔ مجھے پکارو میں تمہاری دعاؤں کو سنوں گا۔ اور جب ماحول میسر آ جائے تو اس سے بہتر اور کون سا ایسا موقع ہے جب ایک عاجز بندہ اللہ تعالیٰ سے مانگے۔ آج کل سب سے زیادہ اضطرار کی کیفیت پاکستان کے احمدیوں کی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں مضطر کی دعا سنتا ہوں۔ پس ان دنوں میں اپنے اضطرار کو اللہ تعالیٰ کے حضور آنکھ کے پانی کے ذریعے بہائیں اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں سے حصہ پانے والے بنیں۔ اللہ فرماتا ہے کہ اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ وَیَجْعَلُکُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ۔ ءَ اِلٰہٌ مَّعَ اللّٰہِ۔ قَلِیْلًا مَّا تَذَکَّرُوْنَ (سورۃ النمل آیت :63) یا پھر وہ کون ہے جو بے قرار کی دعا قبول کرتا ہے جب وہ اسے پکارے اور تکلیف دور کر دیتا ہے اور تمہیں زمین کا وارث بناتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ بہت کم ہے جو تم نصیحت پکڑتے ہو۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”دعا کے اندر قبولیت کا اثر اس وقت پیدا ہوتا ہے جب وہ انتہائی درجے کے اضطرار تک پہنچ جاتی ہے۔ جب انتہائی درجہ اضطرار کا پیدا ہو جاتا ہے اُس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی قبولیت کے آثار اور سامان بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ پہلے سامان آسمان پر کئے جاتے ہیں اُس کے بعد وہ زمین پر اثر دکھاتے ہیں۔ یہ چھوٹی سی بات نہیں بلکہ ایک عظیم الشان حقیقت ہے۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ جس کو خدائی کا جلوہ دیکھنا ہو اسے چاہئے کہ دعا کرے“۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 618۔ مطبوعہ ربوہ)

پس اپنی دعاؤں کے اثرات کو زمین پر دیکھنے کے لئے پہلے آسمان کے کنگرے ہلانے ہوں گے۔ آپ چند ہزار جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی محرومیاں دور کرنے اور ایک خاص ماحول سے فیض اٹھانے کے لئے جلسہ میں شمولیت کا موقع عطا فرمایا ہے اپنے اس اضطرار کو صحیح رُخ دے کر اپنی مادّی اور روحانی زندگی کے سامان کرنے کی کوشش کریں۔ ڈیوٹی دینے والے بھی وہاں گئے ہوئے ہیں وہ صرف یہ نہ سمجھیں کہ اُن کا مقصد صرف ڈیوٹی دینا ہے۔ بے شک یہ خدمت کریں لیکن چلتے پھرتے اُٹھتے بیٹھتے اپنی زبانوں کو ذکرِ الٰہی سے تر رکھیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق دے۔

اس موقع سے جیسا کہ میں نے کہا، جلسے میں شامل ہونے والے صرف پاکستانیوں کا ہی فرض نہیں بلکہ ہر ایک کو بھر پور فائدہ اٹھانا چاہئے جو وہاں شامل ہو رہے ہیں۔ ماحول بھی میسر ہے تو اس ماحول سے بھر پور فائدہ اٹھائیں اور جیسا کہ میں نے کہا پاکستانی خاص طور پر اپنے حالات کی وجہ سے جو ان میں اضطراری کیفیت ہے اُس کو اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کریں۔ اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں مضطر کی دعا سنتا ہوں۔ پھر ایسے مضطر جو صرف اپنے لئے دعا نہیں کر رہے ہوتے بلکہ جماعت کے لئے دعا کر رہے ہیں اور دنیا میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے قیام کے لئے دعا کر رہے ہوں ایسے مضطروں کی دعا تو اللہ تعالیٰ ضرور سنتا ہے۔ اور پھر یہی نہیں بلکہ دنیا کی ہمدردی میں کسی بھی دین سے منسلک جو لوگ ہیں ان کو تباہی سے بچانے کے لئے بھی دعا کر رہے ہوں تو ایسے لوگوں کی دعا تو اللہ تعالیٰ ضرور سنتا ہے جن کو ہمدردی مخلوق بھی ہے، ہمدردی انسانیت بھی ہے اور ہمدردی دین بھی ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ صرف یہی نہیں فرما رہا کہ میں تمہاری اضطراری کیفیت کی دعائیں قبول کر کے تمہاری تکلیفیں دور کر دوں گا۔ تمہاری ذاتی اور جماعتی تکالیف کو ختم کر دیا جائے گا۔ تمہیں تکلیفیں پہنچانے والوں کے ہاتھوں کو روک دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ تکلیف کا علاج صرف تکلیف دور کرنے سے نہیں فرما رہا بلکہ فرمایا کہ یَجْعَلُکُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْض کہ تمہیں زمین کا وارث بنا دے گا۔ پہلے بھی بناتا آیا ہے اور آئندہ بھی اس کی یہی تقدیر ہے۔ پس یہ تقدیرِ الٰہی ہے تو مایوسیوں کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ نہ صرف تکالیف دور ہو رہی ہیں بلکہ تمہیں تکلیفیں دور کرنے کے بعد زمین کا وارث بنایا جا رہا ہے۔ پس اپنی بیچارگی کے رونے نہ روؤ۔ یہ کل پرسوں کب آئے گی، اس کی باتیں نہ کرو۔ اگر تمہاری عاجزی اور اضطرار سے کی گئی دعائیں جاری رہیں تو یہ کل پرسوں تو تمہاری تکلیفیں دور کرتے ہوئے آ ہی جائے گی اور نہ صرف تکلیفیں دور کرتے ہوئے آئے گی بلکہ مخالفین کو تمہارا زیرِ نگین کرتے ہوئے آئے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ پس اُس معبودِ حقیقی کے حضور جھکتے ہوئے اُس کی عبادت کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں۔ ہر قسم کی مایوسیوں اور شرک، چاہے وہ شرکِ خفی ہی کیوں نہ ہو، اُس سے اپنے آپ کو بچائیں، اپنی نسلوں کو بچائیں پھر اللہ تعالیٰ کے انعاموں سے ہم انشاء اللہ تعالیٰ فیض پاتے چلے جائیں گے۔ پس کیا ہی پیارا ہمارا خدا ہے جو کہتا ہے کہ اگر تم صرف میری خالص عبادت کرنے والے ہو تو میں تمہاری اضطرار سے کی گئی دعاؤں کو تمہاری مانگنے سے زیادہ پھل لگاتا ہوں۔ اس وہم میں بھی نہ رہو کہ پتہ نہیں ہمارا اضطرار اللہ تعالیٰ تک پہنچتا بھی ہے کہ نہیں؟ اللہ فرماتا ہے میں تو تمہارے بہت قریب ہوں۔ جو مَیں نے آیت تلاوت کی اس میں یہی فرما رہا ہے۔ اتنا قریب کہ جو خالص ہو کر ایک بندہ دعا کرتا ہے تو اس کی دعاؤں کا جواب بھی دیتا ہوں۔ لیکن ایک شرط ہے کہ جو تم نے اضطرار سے دعائیں شروع کی ہیں اُن میں مستقل مزاجی رکھنا اور میرے احکامات پر عمل کرنا، میں جو باتیں کہتا ہوں ان پر لبیک کہنا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

”دعا اور اس کی قبولیت کے زمانے کے درمیانی اوقات میں بسا اوقات ابتلاء پر ابتلاء آتے ہیں اور ایسے ایسے ابتلاء بھی آ جاتے ہیں کہ کمر توڑ دیتے ہیں۔ مگر مستقل مزاج، سعید الفطرت ان ابتلاؤں اور مشکلات میں بھی اپنے رب کی عنایتوں کی خوشبو سونگھتا ہے اور فراست کی نظر سے دیکھتا ہے کہ اس کے بعد نصرت آتی ہے“۔

اب دیکھیں آپ فرماتے ہیں کہ خوشبو سونگھتا ہے۔ ہم تو من حیث الجماعت ان مخالفتوں اور تکلیفوں کے باوجود صرف خوشبو نہیں سونگھ رہے بلکہ اس کے پھل کھا رہے ہیں۔ بے شک ہم اپنی ہر جانی قربانی اور شہادت پر افسوس کرتے ہیں، غمزدہ بھی ہوتے ہیں، دکھ بھی ہوتا ہے، تکلیف بھی ہوتی ہے لیکن یہ شہادتیں، یہ قربانیاں اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہو کر جماعت کو پھلوں سے لاد رہی ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ: ”ان ابتلاؤں کے آنے میں ایک سِر یہ بھی ہوتا ہے کہ دعا کے لئے جوش بڑھتا ہے کیونکہ جس جس قدر اضطرار اور اضطراب بڑھتا جاوے گا اُسی قدر روح میں گدازش ہوتی جائے گی۔ اور یہ دعا کی قبولیت کے اسباب میں سے ہے۔ پس کبھی گھبرانا نہیں چاہئے اور بے صبری اور بے قراری سے اپنے اللہ پر بدظن نہیں ہونا چاہئے۔ یہ کبھی خیال نہیں کرنا چاہئے کہ میری دعا قبول نہ ہو گی یا نہیں ہوتی۔ ایسا وہم اللہ تعالیٰ کی اس صفت سے انکار ہو جاتا ہے کہ وہ دعائیں قبول فرمانے والا ہے“۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 618۔ مطبوعہ ربوہ)

یعنی اگر یہ ہو گا کہ میری دعائیں قبول نہیں ہوتیں تو اس کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کی ایک صفت سے آپ انکار کر رہے ہیں کہ وہ دعائیں قبول فرماتا ہے۔

پس آج پاکستان کے احمدیوں سے زیادہ اس بات کو کون جان سکتا ہے یا ہندوستان کے بعض علاقوں کے وہ احمدی جن پر ظلم اور سختیاں ہو رہی ہیں یا دنیا کے بعض دوسرے ممالک کے احمدی جو سختیوں اور تکلیفوں سے گزر رہے ہیں، اُن سے زیادہ کون جان سکتا ہے کہ اضطرار یا اضطراب کیا ہوتا ہے؟ پس جب اضطرار پیدا ہو جائے تو دعاؤں کی قبولیت کا وقت بھی قریب ہوتا ہے۔ اس حوالے سے آج میں جلسے میں شامل ہونے والے تمام شاملین اور پاکستانی احمدیوں سے کہتا ہوں جن کو مسیح محمدی کی بستی میں جلسے میں شمولیت کا موقع مل رہا ہے کہ اپنے اضطرار اور اضطراب کو دعاؤں اور آنسوؤں میں ڈھالنے کی انتہا کر دیں اور پھر پہلے سے بڑھ کر اپنی زندگیوں کا

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

مستقل حصہ بنالیں تا کہ ایک حقیقی انقلاب لانے والے بن جائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا ایک اور اقتباس پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:۔''

دنیا میں کوئی نبی نہیں آیا جس نے دعا کی تعلیم نہیں دی۔ یہ دعا ایک ایسی شے ہے جو عبودیت اور ربوبیت میں ایک رشتہ پیدا کرتی ہے''۔ (بندے اور خدا میں ایک رشتہ پیدا کرتی ہے)۔'' اس راہ میں قدم رکھنا بھی مشکل ہے لیکن جو قدم رکھتا ہے پھر دعا ایک ایسا ذریعہ ہے کہ ان مشکلات کو آسان اور سہل کر دیتا ہے۔........... جب انسان خدا تعالیٰ سے متواتر دعائیں مانگتا ہے تو وہ اَور ہی انسان ہو جاتا ہے۔ اس کی روحانی کدورتیں دور ہو کر اس کو ایک قسم کی راحت اور سرور ملتا ہے۔ اور ہر قسم کے تعصب اور ریا کاری سے الگ ہو کر وہ تمام مشکلات کو جو اس کی راہ میں پیدا ہوں برداشت کر لیتا ہے۔ خدا کے لئے ان سختیوں کو جو دوسرے برداشت نہیں کرتے اور نہیں کر سکتے صرف اس لئے کہ خدا تعالیٰ راضی ہو جاوے برداشت کرتا ہے تب خدا تعالیٰ جو رحمان رحیم خدا ہے اور سراسر رحمت ہے اُس پر نظر کرتا ہے اور اس کی ساری کلفتوں اور کدورتوں کو سرور سے بدل دیتا ہے''۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 492 مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی دعائیں کرنے کی توفیق بھی عطا فرمائے اور ہماری دعاؤں کو قبولیت بھی عطا فرمائے۔ ہماری کلفتوں کو دور فرمائے اور جلد اس کو سرور میں بدل دے۔ ہمارا شمار ہمیشہ ان بندوں میں رکھے جن پر ہر وقت اس کے پیار کی نظر پڑتی رہتی ہے۔

آج بھی ایک افسوس ناک خبر ہے۔ مردان میں ہمارے ایک نوجوان مکرم شیخ عمر جاوید صاحب کو کل شہید کر دیا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۔شہید مرحوم اپنے والد مکرم شیخ جاوید احمد صاحب اور اپنے چچا زاد بھائی شیخ یاسر محمود صاحب ابن مکرم شیخ محمود احمد صاحب شہید کے ہمراہ کار میں اپنی دکان سے شام کو پونے سات بجے کے قریب گھر واپس آ رہے تھے کہ موٹر سائیکل پر سوار حملہ آوروں نے تعاقب کر کے فائرنگ کر دی۔ شہید مرحوم عمر جاوید صاحب پچھلی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اُن کے سر اور کمر میں گولیاں لگی ہیں جس سے ان کی موقع پر شہادت ہو گئی۔ جبکہ اگلی سیٹ پر موجود شہید مرحوم کے والد اور شیخ جاوید احمد صاحب کے بازو پر گولی لگی جس سے وہ زخمی ہو گئے۔ ڈرائیو کرنے والے شیخ یاسر محمود کو شیشے کے ٹکڑے ہاتھ پر لگنے سے زخم آئے۔ دونوں زخمی جو تھے ان کو تو ابتدائی طبی امداد کے بعد ہسپتال سے فارغ کر دیا گیا۔ اللہ کے فضل سے ٹھیک ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو پیچیدگیوں سے بھی بچائے اور جلد شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ گاڑی پہ کُل تقریباً کوئی سترہ اٹھارہ گولیاں لگی ہوئی تھیں جو نشانات ملے ہیں۔ بہر حال ملزمان جو تھے، جو مجرم تھے وہ تو اس کے بعد فرار ہو گئے لیکن وہاں سرحد میں ابھی تک یہ شرافت ہے کہ وزیرِ اعلیٰ کے والد صاحب محمد اعظم خان ہوتی زخمیوں کی عیادت کے لئے بھی آئے اور پھر ان کے ہسپتال کے سٹاف کو ہدایات بھی دیں کہ ان کا صحیح علاج کیا جائے۔ اور شہید مرحوم کے گھر تعزیت کرنے بھی گئے۔

یہ خاندان جو ہے اس کے شیخ نیاز دین صاحب نے 1907ء میں بیعت کی تھی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے صحابی تھے۔ شیخ شہید مرحوم کے دادا شیخ نذیر احمد صاحب تھے جنہوں نے بعد میں 1932ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے زمانے میں بیعت کی ہے۔ اور ان کے بارہ میں پہلے بھی مَیں بتا چکا ہوں کہ شہید مرحوم کے چچا اور سسر شیخ محمود احمد صاحب سات بھائی تھے۔ اس خاندان میں پہلے بھی شہید ہو چکے ہیں۔ مردان کی مسجد پر جو خودکش حملہ ہوا تھا اُس میں شہید مرحوم کے چچا زاد بھائی شیخ عامر رضا ابن مکرم شیخ مشتاق احمد صاحب شہید ہوئے تھے۔ اور بعد میں ان کے چچا شیخ محمود احمد صاحب کو 8 رنومبر 2010ء کو معاندین نے شہید کیا تھا۔ اس وقت جو فائرنگ ہوئی تھی اس میں ان کا ایک بیٹا زخمی ہوا تھا۔ 1974ء میں بھی ان کے خاندان کا ایک فرد جن کا رشتہ سسرالی رشتہ تھا وہ شہید کئے گئے تھے تو اس خاندان میں 1974ء سے شہادتوں کا سلسلہ چل رہا ہے لیکن پھر بھی یہ تمام مشکلات اور مصائب کا سامنا کر رہے ہیں اور پورا خاندان بڑی بہادری کے ساتھ یہ مقابلہ کر رہا ہے۔

پچھلی شہادت پہ میرا خیال ہے کہ میری ان سے بھی بات ہوئی تھی کیونکہ سارے افراد سے ہوئی تھی تو ان سے بھی ہوئی ہوگی اور بڑے ہمت اور حوصلے سے تمام اپنے جذبات کا اظہار کر رہے تھے۔ مرحوم کے چچا اور سسر مکرم شیخ محمود احمد صاحب شہید اور ان کے سب بھائی مختلف اوقات میں بیس سے زائد مختلف جماعتی مقدمات کے حوالے سے اسیرِ راہِ مولیٰ بھی رہ چکے ہیں۔ شہید مرحوم کے دو چچاؤں کو ایک جماعتی مقدمے میں عدالت نے پانچ سال قید کی سزا سنائی تھی جبکہ اس جرم کی سزا ہی زیادہ سے زیادہ تین سال ہے۔ بہر حال ہائی کورٹ نے بعد میں ان کو بَری کر دیا تھا۔ اسی طرح مَیں پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ ان کے خاندان میں اغوا بھی ہوتے رہے ہیں۔ ان کی دکان پہ جو کاروبار ہے وہاں ایک بم بلاسٹ بھی ہوا تھا۔ اپنے چچا کے ساتھ ہی کاروبار میں شریک تھے۔ ناظم خدمتِ خلق ضلع مردان تھے۔ محاسب تھے۔ بہر حال احتیاط تو یہ عموماً کیا کرتے تھے۔ مَیں نے ان کو کہا بھی تھا کہ سرِ شام ہی اپنا کاروبار بند کر کے آ جایا کریں لیکن بہر حال اس دن یہ آ رہے تھے، اپنے گھر کے قریب پہنچے اور گھر سے قریباً تین چار سو گز کے فاصلے پر تھے تو ان پر فائرنگ کی گئی اور یہ شہید ہو گئے۔ سال، دو سال پہلے ان کی شادی ہوئی تھی۔ ان کی اہلیہ ہیں ان کے ہاں بچے کی پیدائش بھی ہونے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کو بھی صحت سے رکھے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے بچائے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور تمام لواحقین کو صبر اور حوصلہ و ہمت عطا فرمائے۔ ابھی نماز کے بعد انشاء اللہ ان کا نمازِ جنازہ غائب ادا کروں گا۔

☆☆☆

شہیدِ حق کا معاندِ حق سے خطاب

سُرخ چھینٹے در و دیوار پہ جو بکھرے ہیں
یہ مِرا خون نہیں رنگِ وفا ہے ناداں
جبر کے گھور اندھیروں سے گزر کر جانا
یہ مِرا خوف نہیں شوقِ لقاء ہے ناداں

سُرخ چھینٹوں سے ہے کچھ اپنا پرانا ناطہ
ہم نے ہر گام پہ سرُخی سے گواہی لکھی
سُرخ چھینٹوں نے قلم بن کے سرِ دار وصلیب
ہر مسیحا کی صداقت کی گواہی لکھی

ہم ہیں وہ لوگ جنہیں موت کا کُچھ خوف نہیں
جان ہم اپنی ہتھیلی پہ لئے پھرتے ہیں
معرکہ کرب وبلا کا ہو یا مقتل یا صلیب
ہم تو ہر حال میں بس یادِ خدا کرتے ہیں

ماننے والے محمدؐ کے خدا کے ہیں ہم
دِل تو کیا چیز ہے ہم جاں بھی فدا کرتے ہیں
اپنی طاقت پہ نہ اتراؤ زمانے والو !
ہم تو بس اُس کے اشارے پہ نظر کرتے ہیں

میرے سینے میں ہے بس عشقِ محمدؐ کی تپن
تیرے سینے میں فقط بغض عداوت کی جلن
باعث فخر ہے مجھ کو یہ حسینی چولہ
باعث ننگ ہیں تجھ کو یہ یذیدانہ چلن

حیف اُس ملک کی قسمت کہ جہاں امن نہیں
مندر و مسجد و گرجے بھی جہاں خوف میں ہیں
نسلِ انساں کے سبھی حق جہاں معدوم ہوئے
آدمی زاد تو کیا وحشی بھی جہاں خوف میں ہیں

اپنے مغرور خداؤں سے یہ پوچھو جاکر
اتنی جانوں کو تلف کرکے ہوا کیا حاصل
بخش دی تم کو خدا نے کوئی جنت یا پھر
بن گئے خنجر نخوت سے خود ہی کے قاتل

قوت بیچ میں طاقت وکثرت کا یہ زعم باطل
اپنے ایمان کے جذبے سے ہی ہو زیرِ نگیں
کج کُلاہوں کی جبیں خاک میں جس دم ہوگی
آسماں دیکھے گا نظارہ گواہ ہوگی زمیں

نہ ملے گرچہ مرے قتل کا کوئی بھی سُراغ
سُرخ چھینٹے مرے ہونے کی گواہی دیں گے
کافر و ملحدو دجال سہی لاکھ مگر
سرُخ چھینٹے مرے ایماں کی گواہی دیں گے

(تنویر احمد ناصر۔ ایم اے)

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

خدارا ماضی سے سبق سیکھیں!

(مکرم صدیق اشرف علی صاحب موگرال۔ کیرلہ)

۱۹۷۴ء میں آئینی ترمیم کے ذریعہ ذوالفقار علی بھٹو نے احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا اور اس وقت ذوالفقار علی بھٹو نے کہا تھا کہ میں نے ۹۰ سال کا مسئلہ ۹۰ دن میں حل کیا ہے۔ اس فیصلہ کو اخبار نوائے وقت پاکستان نے یوں بیان کیا۔

”اسلام کی پوری تاریخ میں اس قدر پورے طور پر کسی اہم مسئلہ پر کبھی اجماع امت نہیں ہوا۔ اجماعِ امت میں ملک کے بڑے بڑے علمائے دین اور حاملانِ شرع متین کے علاوہ عام سیاسی لیڈر اور ہر گروپ کے سیاسی رہنما کما حقہ متفق ہوئے اور صوفیائے کرام، عارفین باللہ برگزیدگانِ تصوف و طریقت کو بھی پورا پورا اتفاق ہوا ہے۔ قادیانی فرقہ کو چھوڑ کر ۷۲ فرقے مسلمانوں کے بتائے جاتے ہیں۔ سب کے سب اس مسئلہ کے اس حل پر متفق اور خوش ہیں“۔

(نوائے وقت پاکستان ۱۶/اکتوبر ۱۹۷۴ء صفحہ ۴ بحوالہ اخبار بدر ۲۰ نومبر ۲۰۰۲ء)

اُس وقت کی پاکستانی اسمبلی کے ممبران کو مخاطب کر کے امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ۷۲ فرقوں کو گمراہ ٹھہرایا تھا اور صرف ایک فرقہ کو ناجی قرار دیا تھا۔ اس لئے خدا کے واسطے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فیصلہ کے خلاف بغاوت نہ کریں ورنہ اس کا انجام اچھا نہ ہوگا۔ مگر وہ بدقسمت اس سے باز نہ آئے۔ اُس گناہِ عظیم کی سزا آج پاکستان بھگت رہا ہے۔ پاکستان کے اخبار جنگ لاہور میں مجید سیٹھی نے لکھا۔

”زیڈ اے بھٹو ایک کرشماتی اور عہد ساز شخصیت تھے جن کے مخالف بھی ان کی قابلیت اور جادو بیانی کے معترف تھے......اس مقناطیسی اور صائب الرائے شخص کا عروج بے مثال تھا۔ اور زوال بھی عبرت انگیز ان کی فیملی کی دوسری اہم شخصیت جو ایک سابق وزیر اعظم کی بیوی بھی ہے اور ایک سابق وزیر اعظم کی ماں بھی۔ اس وقت ملزمہ ہی نہیں مدت سے قابل رحم حالت میں ہے۔ بھٹو صاحب کا ایک بیٹا دیارِ غیر میں پراسرار حالت میں اپنے فلیٹ میں مردہ پایا گیا تھا جبکہ دوسرا بیٹا اپنی ہی بہن کے عہد وزارت عظمیٰ میں پولیس کے ہاتھوں مارا گیا۔ اس کا لہو بھی کسی کے ہاتھ تلاش نہیں ہوسکا۔ بھٹو کی ایک بیٹی دوبار وزیر اعظم منتخب ہونے کے باوجود اس وقت (یعنی ۲۰۰۱ء میں ناقل) سزا یافتہ اور مفرور یا جلاوطن ہے جبکہ اس کا سابق وزیر خاوند (آصف علی زرداری جو اب صدر پاکستان ہیں۔ ناقل) متعدد مقدمات میں ملوث دوبار ملکر سات سال سے جیل میں ہے۔ اس خوفناک اور درد انگیز انسانی تماشے (المئے۔ ناقل) اور آج کل کے حالات کو دیکھنے والوں اور اہل نظر کیلئے یہ مقامِ عبرت ہے اور اس ملک کے باسیوں کیلئے وجہ فکر بھی کہ **آخر وہ کون سا اجتماعی گناہ ہے۔ جس کی ہمیں معافی نہیں مل رہی۔**“

(روزنامہ جنگ لاہور ۲۲ جنوری ۲۰۰۱ء صفحہ ۱۲۔ بحوالہ اخبار بدر ۲۸ جون ۲۰۰۱ء)

اس کے بعد بے نظیر بھٹو بھی کسی دہشت گرد کے حملہ کا نشانہ بن گئیں ذوالفقار علی بھٹو کے بعد جنرل ضیاء الحق آئے انہوں نے دعویٰ کیا کہ قادیانیت (احمدیت) کو ختم کرنے کا کام (نعوذ باللہ) خدا نے اُن کے ہاتھوں مقدر کر رکھا تھا۔ چنانچہ انہوں نے بدنام زمانہ آرڈیننس کے ذریعہ ۱۹۸۴ء میں احمدیوں کیلئے عرصہ حیات تنگ کر دیا۔ خلیفہ وقت حضرت مرزا طاہر احمد صاحب رحمہ اللہ کو لندن ہجرت کرنی پڑی۔ ہزاروں احمدیوں کو دنیا کے مختلف ملکوں کی طرف ہجرت کرنی پڑی۔ پاکستان میں باقی احمدیوں کو سالہا سال تک طرح طرح کے ظلم سہنے پڑے۔ مگر خدا تعالیٰ نے احمدیوں کو بے سہارا نہیں چھوڑا۔ ۱۹۸۴ء میں جماعت احمدیہ کے مشن ۷۴ ملکوں میں قائم تھے مگر اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے ۱۹۸ ملکوں میں احمدیوں کے مشن قائم ہو چکے ہیں۔ اور جماعت کو کئی گنا ترقی حاصل ہو چکی ہے۔

پاکستان کی حساس میڈیا نے پھر نوٹس لیا ان کی ضمیر چپ نہ رہ سکی چنانچہ اخبار جنگ نے پھر لکھا۔

”پاکستان میں پہلی مرتبہ جناب دولتانہ نے قادیانی مسئلہ کو اُٹھایا...... پھر بھٹو جن کی پارٹی اور حکومت بذات خود مرزائیوں کی امداد اور اعانت سے برسر اقتدار آئی تھی نے اپنی گرتی ہوئی ساکھ اور ڈوبتے ہوئے اقتدار کو سنبھالا اور طول دینے کیلئے اپنی ہی محسن مرزائی جماعت کی گردن پر وار کیا۔ ایسا وار کہ ۹۰ سالہ مسئلہ حل کر ڈالا......اب صدر جنرل محمد ضیاء الحق نے مرزائیت سے بریت کا اعلان واشگاف الفاظ میں کیا ہے اور مرزائیوں کو کلیدی آسامیوں سے علیحدہ کرنے کا عہد کیا ہے لیکن ماضی کو سامنے رکھتے ہوئے دل کانپ جاتا ہے۔ کیوں کہ ماضی میں یہ ثابت ہو چکا ہے کہ جنہوں نے بھی قادیانی مسئلہ کو اٹھایا یا چھیڑا وہ اقتدار سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ اس کے پس پردہ وہ کون سے عوامل یا غیبی طاقت کارفرما ہے وہ پوری قوم کیلئے لمحہ فکریہ ہے“۔

(روزنامہ جنگ لاہور ۱۳ دسمبر ۱۹۸۳ء بحوالہ اخبار بدر ۲۳ مارچ ۲۰۰۴ء صفحہ ۲)

دیر اگر ہو تو اندھیر ہرگز نہیں قولِ اُملی لھم ان کیدی متین
سنت اللہ ہے، لاجرم بالیقین بات ایسی نہیں کہ جو بدل جائے گی۔

چنانچہ اس کے بعد جنرل ضیاء الحق اور ان کے ساتھیوں کا جو حشر ہوا وہ دنیا کے سامنے ہے۔ اور اب ۲۸ مئی ۲۰۱۰ء کو لاہور میں فرشتہ صفت نہتے اور مظلوم احمدیوں کو بے باکی سے شہید کیا گیا۔ حکومت کھڑی تماشہ دیکھتی رہی۔ ان شہید احمدیوں نے ساری دنیا کے لئے ایسا اعلیٰ پروقار ہمت صبر اور عظمت کا نمونہ قائم کیا جو قیامت تک اسلام اور احمدیت کے نام کو زندہ روشن اور تابندہ رکھے گا۔ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی امن پسند تعلیمات کے نتیجہ میں احمدیوں نے نہ کوئی احتجاجی مظاہرہ کیا نہ کوئی جلوس نکالا۔ خصوصاً شہیدوں کے پسماندگان نے صبر کا ایسا اعلیٰ نمونہ پیش کیا کہ دنیا حیران رہ گئی مگر کیا ان شہیدوں کا خون رائیگاں جائے گا۔ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے خدا سے خبر پا کر کیا خوب فرمایا ہے۔

خوں شہیدانِ امت کا اے کم نظر
رائیگاں کب گیا تھا کہ اب جائے گا
ہر شہادت ترے دیکھتے دیکھتے
پھول پھل لائے گی پھول پھل جائے گی

پاکستان کے مبصر جناب امجد اسلام امجد صاحب نے لکھا:

”اس میں شک نہیں کہ ضیاء الحق کے زمانہ میں اُس کی مذہبی پالیسیوں کی وجہ سے...... پہلے سے موجود فرقہ واریت کو مزید ہوا ملی......ایک ایسا سکّہ ایجاد کیا جس کے ایک طرف جہاد اور دوسری طرف دہشت گردی نقش تھے۔ پھر اسی کرنسی کی آڑ میں طالبان اور القاعدہ کے گروہ پیدا کئے گئے......جن کی ساری لڑائی طرح طرح کے فلسفوں کی آڑ میں اپنے ہی مسلمان بھائیوں سے ہے اور جن کے نام پر یہ نام نہاد اسلام کے محافظ مسجدوں میں سجدہ ریز معصوم اور بے گناہ لوگوں کے خون سے ہولی کھیلتے ہیں۔ قادیانیوں کی عبادت گاہوں پر یہ حالیہ حملے اسی تسلسل کی کڑی ہیں۔ ہم سب کو سوچنا چاہئے کہ مذہبی انتہا پسندی اور شدت کا یہ رویہ ہمیں کس طرف لے جا رہا ہے۔“

(روزنامہ ایکسپریس ۳۰ مئی ۲۰۱۰ء بحوالہ اخبار بدر ۲۴ جون ۲۰۱۰ء)

لاہور کے سانحہ کے بعد پاکستان میں تباہ کاریوں کا ایک طوفان اُمڈ آیا ہے۔ وہاں ایسا سیلاب آیا جو سو سال میں وہاں نہیں آیا۔ جس کو ہر کسی نے خدا کا عذاب قرار دیا۔ پھر بھی پاکستان کے ظالموں کو عقل نہ آئی۔ جنرل ضیاء الحق نے کہا تھا کہ میں احمدیوں کے ہاتھوں میں کشکول پکڑا دوں گا۔ آج سیلاب کی تباہ کاری کے نتیجہ میں حکومت پاکستان اپنے دونوں ہاتھوں میں کشکول لئے دنیا بھر میں بھیک مانگ رہی ہے۔ اور دنیا کو ڈر ہے کہ وہاں کے حکمران ان بھیکوں کو بھی خود ہضم اور ڈکار نہ جائیں۔

جنرل ضیاء الحق نے احمدیت کو کینسر قرار دیا تھا۔ اور اب لوگ جنرل ضیاء الحق کی پروردہ دہشت گردی کو پاکستان کے لئے کینسر قرار دے رہے ہیں۔ جو طالبان اور القاعدہ سے موسوم ہے۔ محترم خواجہ عبدالمؤمن صاحب اوسلو ناروے نے بجا کہا ہے

جو خون شہیدوں کا بہا بیت خدا میں
یہ نوح کا طوفان ہے جو قہر خدا ہے
اُتری ہے یہ اُس کی ہی سزا ہوش میں آؤ
اب نوح کی کشتی ہے پناہ ہوش میں آؤ

کیا اتنے بھر سے احمدیہ مسلمان مدد کے قابل نہیں رہ گئے؟

پندرہ روزہ رسالہ سرل سلل دہلی میں مکرم شری پرکاش شری واستو صاحب نے ”دھرم ہی دے نفرت کے بیج“ عنوان کے تحت جماعت احمدیہ پر پاکستان میں ہونے والے مظالم کا ذکر کیا ہے۔ قارئین بدر کے استفادہ کیلئے پیش خدمت ہے۔

”کچھ مہینے پہلے پاکستان میں شدید سیلاب آیا تھا پچھلے ۸۰ سال بعد ایسا بھیانک سیلاب دیکھنے کو ملا۔ جس میں دو ہزار سے زائد لوگ مارے گئے اور لاکھوں لوگ بے گھر ہوگئے۔ سیلاب آنے کے بعد بہت ساری تنظیمیں سیلاب سے متاثرین کی مدد میں لگ گئیں، مگر کچھ متعصب تنظیموں نے ان لوگوں کی مدد نہ کی جنہیں وہ غیر مسلم مانتے ہیں یعنی احمدیہ مسلمان۔ احمدیہ مسلمانوں کو کہتے ہیں جو حضرت محمد ﷺ کو آخری رسول نہیں مانتے۔ (یہ بات درست نہیں ہے جماعت احمدیہ آنحضرت ﷺ کو آخری نبی تسلیم کرتی ہے......ناقل) اس فرقے کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب پنجاب کے ایک قصبہ قادیان میں پیدا ہوئے تھے۔ وہ اپنے آپ کو مہدی یعنی عیسیٰ کا دوبارہ ظہور اور ”وشنو“ کا آخری اوتار مانتے تھے۔ پاکستان نے انہیں غیر مسلم اعلان کیا ہے۔

کیا اتنے بھر سے احمدیہ مسلمان مدد کے قابل نہیں رہ جاتے۔ انہیں بھوکا مرنے دیا جائے؟ ہر وقت بھائی چارے اور محبت کا راگ الاپنے والے دھرم کے ٹھیکیداروں کی بولتی بند کیوں ہے؟“

(بحوالہ سرل سری سلل دہلی اکتوبر ۲۰۱۰ء دوسرا حصہ نمبر ۴۲۶)

(بشکریہ: شیخ مجاہد احمد شاستری۔ پریس سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ)

ارشاد نبویؐ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

مجلس عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 2011

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ بھارت سال 2011 کی منظوری عنایت فرمائی ہے جو درج ذیل ہے:

نائب صدر	مکرم حبیب احمد طارق صاحب
نائب صدر	مکرم عطاء الٰہی احسن غوری صاحب
نائب صدر (برائے ساؤتھ انڈیا)	مکرم سی۔شمیم احمد صاحب (کالیکٹ کیرالہ)
نائب صدر (برائے ایسٹ انڈیا)	مکرم مبارک احمد صاحب (بھونیشور، اڑیسہ)
معتمد	مکرم غلام عاصم الدین صاحب
مہتمم مال	مکرم مامون رشید تبریز صاحب
مہتمم اطفال	مکرم شیخ مجاہد احمد شاستری صاحب
مہتمم تجنید	مکرم ہاشم احمد صاحب
مہتمم اشاعت	مکرم عطاء المجیب صاحب لون
مہتمم عمومی	مکرم طیب احمد خادم صاحب
مہتمم تبلیغ	مکرم قمر الحق خان صاحب
مہتمم خدمت خلق	مکرم عبد المحسن مالاباری صاحب
مہتمم تحریک جدید	مکرم سید عزیز احمد صاحب
مہتمم وقار عمل	مکرم ناصر محمود صاحب
مہتمم صنعت وتجارت	مکرم سید اعجاز احمد صاحب
مہتمم تعلیم	مکرم رفیق احمد بیگ صاحب
مہتمم تربیت	مکرم ہدایت اللہ صاحب
مہتمم تربیت نومبائعین	مکرم حافظ اسلم احمد صاحب
مہتمم صحت جسمانی	مکرم مصباح الدین صاحب نیرؔ
مہتمم مقامی	مکرم عبد العلیم آفتاب صاحب
مہتمم امور طلباء	مکرم شیخ فرید احمد صاحب
معاون صدر ومحاسب	مکرم لقمان احمد اقبال صاحب
معاون صدر ایڈیشنل مہتمم صنعت وتجارت (برائے دارالصناعت)	مکرم اظہر احمد خادم صاحب
ایڈیشنل معتمد	مکرم شمیم احمد غوری صاحب
ایڈیشنل مہتمم عمومی	مکرم ضیاء الدین نیرؔ صاحب
ایڈیشنل مہتمم اطفال	مکرم حافظ نعیم احمد پاشا صاحب
ایڈیشنل مہتمم مقامی	مکرم ناصر وحید صاحب
ایڈیشنل مہتمم صحت جسمانی	مکرم زبیر احمد طاہر صاحب
ایڈیشنل مہتمم وقار عمل (برائے تزئین قادیان)	مکرم عطاء الغفار صاحب
ایڈیشنل مہتمم تعلیم	مکرم نوید احمد فضل صاحب
ایڈیشنل مہتمم مال	مکرم حافظ محمد اکبر صاحب
ایڈیشنل مہتمم اشاعت	مکرم رضوان احمد صاحب
ایڈیشنل امور طلباء	مکرم تسنیم احمد فرخ صاحب

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

ہریانہ کے سیلاب سے متاثرین کی امداد

گذشتہ دنوں صوبہ ہریانہ میں سیلاب سے متاثر ہونے والے احباب کی جماعت احمدیہ کی طرف سے باقاعدہ انتظام کے تحت امداد کی گئی اس سلسلہ میں نائب قائد صاحب صوبہ ہریانہ محترم مولوی منیر خان صاحب انچارج مبلغ اتراکھنڈ اور خاکسار پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس سرکل میں بھی ریلیف تقسیم کا کام چلتا تھا وہاں کے سرکل انچارج کو بھی ساتھ لیا جاتا تھا یہ ریلیف قریباً بیس جماعتوں کی ساٹھ فیملی میں تقسیم ہوئی نقدی رقم دی گئی تاکہ فوری اپنی ضرورت کی اشیاء وہ خود لے سکیں۔

کئی جگہ احمدی احباب نے یہ کہہ کر ریلیف لینے سے منع بھی کا کیا کہ ہمارا بہت بھاری نقصان نہیں ہوا۔ جماعت کو تو ہمیں دینا چاہئے اور انہوں نے دوسرے گاؤں کی نشاندہی کرائی کہ وہاں نقصان زیادہ ہوا ہے۔ ریلیف تقسیم کرنے سے قبل سب جگہ متاثرہ علاقہ کا جائزہ لیا گیا تھا عام پبلک میں چونکہ اس سیلاب سے بیماری بھی پھیل رہی ہے اسلئے نہ صرف متاثرہ علاقہ بلکہ پورے ہریانہ میں مختلف ڈاکٹروں سے نسخہ جات لیکر لگ بھگ پچاس ہزار افراد تک ادویات تقسیم کی گئی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ادویات تقسیم کرنے کا بہت اچھا اثر ہوا ہے۔ جنہوں نے ادویات استعمال کی ہیں دوسروں کی نسبت بیماری سے محفوظ رہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کی یہ خدمت قبول فرمائے اور اس کام میں تعاون کرنے والے تمام احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ (انچارج مبلغ ہریانہ)

خدام الاحمدیہ بھدرک کا بک سٹال

مورخہ یکم جنوری تا ۷ جنوری ۲۰۱۱ بھدرک سے ستر کلو میٹر دور بمقام بالیسر بک فیئر میں مجلس خدام الاحمدیہ بھدرک زون نے ایک روزہ بک سٹال لگایا۔ جماعت احمدیہ بالیسر کے صدر صاحب اور خدام جماعت احمدیہ ہلدی پدا، بیل پور اور بھدرک کے خدام اور معلمین صاحبان نے ڈیوٹیاں دیں۔ اللہ کے فضل سے یہ بک سٹال تبلیغ کا اچھا ذریعہ بنا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہترین نتائج عطا کرے۔ (ظہور احمد۔ زونل قائد بھدرج زون اڑیسہ)

اعلان نکاح

عزیزہ فائزہ تبسم صاحبہ بنت مکرم عبد الغفار آفون صاحب کا نکاح ہمراہ عزیز مکرم محمد اقبال صاحب نائک ابن مکرم عبد الرحمٰن صاحب نائک بعوض حق مہر مبلغ ایک لاکھ پچاس ہزار روپئے مورخہ ۴ فروری ۲۰۱۱ء کو مکرم مظفر احمد شاہد معلم سلسلہ کوریل نے مسجد احمدیہ کوریل میں پڑھا۔ قارئین کرام سے اِس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات ہونے کیلئے درخواست دُعا ہے۔ اعانت بدر ۲۰۰ روپے۔ (منیجر بدر قادیان)

جلسہ سیرۃ النبی ﷺ لجنہ اماء اللہ بلاری (کرناٹک)

مورخہ ۲۳ جنوری ۲۰۱۱ء کو خاکسارہ نور النساء صدر لجنہ اماء اللہ بلاری کرناٹک کے مکان پر خاکسار کی زیر صدارت جلسہ سیرۃ النبی و تربیتی اجلاس کا انعقاد ہوا۔ بعد دُعا جلسہ برخاست ہوا۔

(نور النساء صدر لجنہ اماء اللہ بلاری کرناٹک)

تربیتی اجلاسات

مورخہ ۱۱ جنوری ۲۰۱۱ء کو تین روزہ تربیتی کیمپ بمقام بٹلہ پینومرو منعقد ہوا۔ اس کیمپ میں گوداوری زورن کی تمام جماعتوں سے پہلی تا دسویں کلاس کے طلباء شامل ہوئے۔ تمام طلباء کو چار گروپ میں حسب معیار تقسیم کیا گیا۔ اور دینیات اور اسلامی معاشرہ کی تمام اخلاقی باتیں سکھائی گئیں۔

مورخہ ۱۱ جنوری کو اختتامی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں گاؤں کی پنچایت کے ممبران کے علاوہ میڈیا کے نمائندے بھی شریک ہوئے۔ مختلف اخبارات میں تربیتی کیمپ کی خبریں مع تصاویر شائع ہوئیں۔ تقسیم انعامات کے بعد یہ تربیتی کیمپ اختتام پذیر ہوا۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کیمپ کے شیریں نتائج پیدا فرمائے۔

(پی ایم رشید۔ سرکل گوداوری زون آندھرا پردیش)

مورخہ ۱۷ر جنوری ۲۰۱۱ء بعد نماز مغرب محترم قاسم صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں خاکسار نے بعنوان والدین اور ہماری ذمہ داریاں تقریر کی۔ صدارتی خطاب کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

مورخہ ۱۹ جنوری ۲۰۱۱ء بعد نماز مغرب وعشاء قاسم صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں پہلی تقریر خاکسار محمد مصطفیٰ کنڈوری نے بعنوان اجلاسات کی اہمیت کی۔ بعد ازاں محترم عثمان صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن نے علم کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ دعا کے بعد اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

مورخہ ۲۵ جنوری ۲۰۱۱ء کو بعد نماز مغرب وعشاء محترم قاسم صاحب صدر اجلاس ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا جس میں خاکسار محمد مصطفیٰ کنڈوری نے آنحضرت ﷺ کی سیرت پر روشنی ڈالی۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے بعد اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ (محمد مصطفیٰ کنڈوری معلم سلسلہ چنور۔ کلور کھم)

دہلی میں ایک سہ روزہ تربیتی کیمپ

مورخہ ۷ اکتوبر تا ۱۰ اکتوبر دہلی میں ایک سہ روزہ تربیتی کیمپ لگایا گیا جس میں دہلی اور قریب کی جماعتوں سے خدام، اطفال انصار اور لجنہ اماء اللہ نے شرکت کی جس میں مسائل صلوۃ، اسلام، قرآن، بانی اسلام اور احمدیت کے متعلق تفصیل سے بتایا گیا۔ علمی وورزشی مقابلہ جات بھی منعقد ہوئے جس میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والوں کو انعامات بھی تقسیم کئے گئے۔ اختتامی تقریب میں محترم امیر صاحب دہلی نے خطاب فرمایا۔ بعد دُعا یہ سہ روزہ تربیتی کیمپ اپنے اختتام کو پہنچا۔ (شمشاد احمد ظفر۔ انچارج مشنری دہلی)

واقفینِ زندگی اپنا جائزہ لیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی واقفینِ زندگی کو نصائح

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۲ اکتوبر ۲۰۱۰ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

''ہمارے واقفِ زندگی اور خاص طور پر وہ جو دین سیکھ کر اپنی زندگیاں وقف کرنا چاہتے ہیں یا واقفینِ نو جو دنیا کے مختلف جامعات میں پڑھ رہے ہیں، انہیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دین سکھایا ہے وہ سیکھنا ہے۔ اور آپؐ نے کیا دین سکھایا؟ آپ نے ہمارے سامنے جو دین پیش کیا اور جس کا نمونہ قائم فرمایا اس کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ بیان ہمارے لئے راہِ عمل ہے کہ کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰن ۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 8 مسند عائشہؓ صفحہ نمبر 145-144 حدیث نمبر 25108 مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998)

کہ آپ کا خُلق قرآن تھا۔ آپکا دین قرآنِ کریم کے ہر حکم کو سمجھ کر اس پر عمل کرنا اور اسے پھیلانا تھا۔ پس آپ کے اسوہ پر چلنے کا تو ہر مومن کو حکم ہے لیکن وہ لوگ جو تفقّہ فِی الدِّیْن کرنے والے ہیں، جو دین کو سمجھنے اور سیکھنے کا دعویٰ کرنے والے ہیں، جو عام مومنین سے بڑھ کر خیر کی طرف بلانے والے ہیں، جن سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ دوسروں کی نسبت بہت زیادہ نیکیوں کا حکم دینے والے اور برائیوں سے روکنے والے ہیں ان کو کس قدر اس اُسوہ پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ پس جو واقفینِ زندگی ہیں ان کو اپنا اپنا جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ اگر ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ قرآن ایک مکمل شرعی کتاب ہے تو پھر تَفَقُّہ فِی الدِّیْن کرنے والے اس بات کے سب سے زیادہ ذمہ دار ہیں کہ اپنی زندگیوں کو اس تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں تا کہ اپنی ذمہ داریاں صحیح طور پر ادا کرسکیں۔ اپنے نمونے قائم کر کے خدا تعالیٰ کی طرف بلانے والے ہوں۔ احسن رنگ میں تبلیغ اور تربیت کا فریضہ سرانجام دینے والے ہوں۔ اب مَیں آپ کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی خواہش رکھتا ہوں کہ آپ کیا چاہتے ہیں کہ کس قسم کے واقفینِ زندگی ہونے چاہئیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

''ہمیں ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جو نہ صرف زبانی بلکہ عملی طور سے کچھ کر کے دکھانے والے ہوں۔ علمیت کا زبانی دعویٰ کسی کام کا نہیں''۔

پس یہاں مَیں تمام مبلغین اور جو دنیا کے مختلف جامعہ احمدیہ میں پڑھ رہے ہیں، ان پڑھنے والوں سے بھی یہ کہنا چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے اس ارشاد کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھیں۔ ہمیشہ اپنے جائزے لیتے رہیں کہ ہمارے علم اور عمل میں مطابقت ہے یا نہیں۔ وعظ تو ہم کر رہے ہوں کہ نمازوں میں سستی گناہ ہے اور خود نمازوں میں سستی ہو۔ خاص طور پر طلباء جامعہ احمدیہ جو ہیں ان کو یاد رکھنا چاہئے۔ بعض عملی میدان میں آئے ہوئے بھی سستی کر جاتے ہیں ان کو بھی یاد رکھنا چاہئے۔ دوسروں کو تو ہم یہ کہہ رہے ہوں کہ بدرسومات جو مختلف جگہوں پر ہوتی ہیں، مثلاً شادی بیاہ میں ہوتی ہیں یہ بدعات ہیں اور خلیفہ وقت اور نظامِ جماعت ان کی اجازت نہیں دیتا، دین ان کی اجازت نہیں دیتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے سختی سے ان کو رد فرمایا ہے۔ اللہ اور رسول ان کو ردّ کرتے ہیں۔ لیکن اپنے بچوں یا اپنے عزیزوں کی شادیوں میں ان باتوں کا خیال نہ رہے یا ایسی شادیوں میں شامل ہو جائیں جن میں یہ بدرسومات کی جارہی ہوں اور وہاں بیٹھے رہیں اور نہ ان کو سمجھائیں اور نہ اٹھ کر آئیں تو یہ چیزیں غلط ہیں۔ پس اگر دین کا علم سیکھا ہے تو اس لئے کہ عالم باعمل بنیں اور بننے کی کوشش کریں۔

(ہفت روزہ بدر قادیان 23/30 دسمبر 2010 صفحہ 6)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَسِّعْ مَکَانَکَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN

M/S ALLADIN BUILDERS

Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman

Contact : Khalid Ahmad Alladin

#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA

Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396

Email: khalid@alladinbuilders.com

Please visit us at : www.alladinbuilders.com

M/S ALLIA EARTH MOVERS

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.

Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221

Tel.: 0671 - 2112266, Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

اذکروا موتکم بالخیر

محترم مولوی فیض احمد صاحب درویش قادیان

والد محترم مولوی فیض احمد صاحب درویش ۱۹۲۸ء میں چک ۵ گ سب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائل پور (پاکستان) میں پیدا ہوئے۔ مرحوم کے خاندان کو اللہ تعالیٰ نے مکرم ماسٹر خان صاحب کے ذریعہ احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

مرحوم واقف زندگی تھے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ کی تحریک پر قادیان آگئے اور ۱۹۴۷ء کے پرآشوب زمانہ میں قادیان کی مقدس بستی میں شعائر اللہ میں مختلف ڈیوٹیاں دیتے ہوئے اپنا وقت گذارتے رہے۔ جب ملکی حالات اچھے ہوئے امن و امان بحال ہوا تو مرحوم کو دیہاتی مبلغ سلسلہ کے طور پر نندگڑھ مہاراشٹر کے علاقہ میں مقرر کیا گیا جہاں پر مرحوم تبلیغی و تربیتی کام کرتے رہے۔ ۱۹۶۰ء میں مرحوم کا تبادلہ تیماپور کرناٹک کی جماعت میں ہوا۔ یہ جماعت بھی پرانے احمدیوں کی جماعت تھی۔ گو یہاں پر عبداللہ صاحب تیماپوری کے ماننے والے بھی موجود تھے اور غیر احمدیوں کی تعداد بھی اچھی خاصی تھی۔ یہاں پر تبلیغ کے نتیجہ میں مکرم کے شفیق احمد صاحب اور کے رفیق احمد صاحب دونوں بھائی احمدی ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے دونوں مخلص احمدی ہیں اسی طرح مرحوم والد صاحب تبلیغ کیلئے بیجاپور بھی جایا کرتے تھے وہاں آپ کی تبلیغ سے ایک گھرانہ مکرم اسماعیل احمد صاحب ٹیلر اُن کی والدہ اور بھائی احمدی ہوئے۔

پھر مرحوم والد صاحب کا تیماپور سے 40 کلومیٹر دور یادگیر کی جماعت میں تبادلہ ہوا۔ جماعت احمدیہ یادگیر حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ قائم ہوئی اور سیٹھ صاحبؓ کے ذریعہ ہی تیماپور، دیودرگ، گلبرگہ اور یادگیر کے ارد گرد جماعتیں قائم ہوئیں تھیں۔ یہاں کی جماعت میں ایک لمبا عرصہ والد صاحب بطور مبلغ خدمت بجالاتے رہے۔ والد صاحب کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں یادگیر میں مکرم ماسٹر نور الدین صاحب ہیڈ ماسٹر پرائمری اسکول اور ایک مخلص عرب جو کہ یمنی تھے احمدی ہوئے اس کے نتیجہ میں یادگیر میں مخالفت مزید بڑھ گئی۔ یادگیر سے 100 کلومیٹر دور قصبہ ہنچال میں بھی آپ کے ذریعہ جماعت قائم ہوئی۔ مکرم چاند پٹیل صاحب اپنے بھائی اور بیوی بچوں کے ساتھ بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوئے۔ مکرم چاند پٹیل صاحب کے ہاں اولاد نرینہ نہیں تھی۔ والد صاحب مرحوم کے ساتھ محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب بھی ایک دفعہ ہنچال گئے اور تین دن قیام کے دوران اولاد نرینہ کیلئے دُعا کی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے موصوف کو بیٹے کی نعمت سے نوازا۔ جس کا نام فضل الٰہی ہے۔ آج کل یہ نوجوان معلم بن کر سلسلہ کی خدمت کر رہا ہے۔

والد صاحب مرحوم یادگیر میں قیام کے دوران اردگرد کی جماعتوں تیماپور، دیودرگ، شاہ آباد، شاہ پور، گلبرگہ اور ہنچال وغیرہ دورے کرتے رہے اور جماعتی تربیت کی طرف خصوصی توجہ دیتے تھے۔ مرحوم والد صاحب کی ان مساعی کے نتیجہ میں غیر احمدیوں میں ایک کھلبلی مچ گئی جس کے نتیجہ میں یادگیر میں جماعت احمدیہ اور اہل سنت والجماعت کے درمیان ۱۹۶۳ء میں ایک زبردست مناظرہ ہوا تھا جو کتابی شکل میں ''مناظرہ جماعت احمدیہ یادگیر'' کے نام سے شائع شدہ ہے۔ اِس کے بعد والد صاحب مرحوم شیموگہ، سورب، ساگر کی جماعتوں میں خدمت بجالاتے رہے۔ پھر آپ کو مرکز قادیان میں واپس بلوالیا گیا۔ یہاں پر ریٹائرمنٹ تک آپ کو جامعہ احمدیہ میں خدمت کا موقع ملا اور ساتھ آنریری طور پر دفتر انصار اللہ بھارت میں خدمت بجالاتے رہے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد وفات سے چند سال قبل تک دفتر انصار اللہ بھارت میں بطور قائد عمومی خدمت بجالاتے رہے۔ ننگل میں مسجد کی تعمیر کیلئے آپ نے بہت کوشش کی۔ ننگل باغبانہ میں بحیثیت صدر لوکل جماعت کی خدمت کی بھی اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی۔

مرحوم نہایت ہی سادہ طبیعت رکھتے تھے تہجد گذار اور دُعا گو تھے مرحوم کی اہلیہ اوّل سے خاکسار کے علاوہ چار بیٹیاں ہیں۔ تین بیٹیاں پاکستان میں بیاہی ہیں اور ایک بیٹی عزیزہ بشریٰ بیگم اہلیہ مکرم چوہدری صلاح الدین صاحب قادیان میں رہتی ہیں۔ والدہ صاحبہ کی وفات کے بعد مرحوم والد صاحب نے دوسری شادی سونگھڑہ اڑیسہ میں کی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اُن سے ایک بیٹا عطا کیا جس کا نام بشیر احمد ہے۔ مورخہ ۳۱ جولائی ۲۰۱۰ رات کو آپ بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اگلے روز جنازہ گاہ میں نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد بہشتی مقبرہ میں قطعہ درویشان میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔

اللہ تعالیٰ والد صاحب مرحوم کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ عطاء فرمائے اور ہم سب کو والد صاحب مرحوم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خدمت دین کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین۔

(شمس الدین مبارک۔ قادیان)

بیرون ممالک مضامین نگار حضرات متوجہ ہوں

ہفت روزہ بدر قادیان میں اشاعت کیلئے مضامین، رپورٹیں، نظمیں، ذاتی اعلانات وغیرہ بھجوانے والے احباب سے درخواست ہے کہ وہ اپنے نیشنل امیر/مقامی امیر/صدر جماعت کی تصدیق سے بھجوایا کریں۔

(ادارہ بدر)

البانیہ، کوسووو، سربیا اور میسیڈونیا کے وفود کی حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات۔

خلافت سے محبت وفدائیت اور جلسہ سالانہ کے متعلق نیک تأثرات کا اظہار

انفرادی ملاقاتیں۔تقریب رخصتانہ میں شرکت۔تقریب بیعت

(جرمنی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر جھلکیاں)

(رپورٹ:عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

نویں قسط

28/جون2010ء:

البانیا اور کوسووو کے وفود کی ملاقات

سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق البانیا (Albania) اور کوسووو (Kosovo) سے آنے والے وفود کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات شروع ہوئی۔ملک البانیہ سے امسال 15 افراد پر مشتمل وفد شامل ہوا۔

❁......البانیا سے آنے والے ایک احمدی دوست نے بتایا کہ آٹھ سال سے احمدی ہوں اور پیشہ کے لحاظ سے ٹیچر ہوں۔ پہلی دفعہ جلسہ پر آیا ہوں۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر موصوف نے بتایا کہ جلسہ میں شامل ہو کر بہت خوش ہوں۔خدا تعالیٰ کا بہت شکر گزار ہوں کہ جماعت احمدیہ کا حصہ ہوں۔بیعت کرنے کے بعد اب خدا تعالیٰ نے جلسہ میں شامل ہونے اور حضور انور سے ملنے کی توفیق دی ہے۔میری پوری فیملی احمدی ہو چکی ہے۔جماعت کی تعلیمات سے متأثر ہو کر احمدی ہوا ہوں۔جماعت احمدیہ ہی اس وقت دنیا میں حقیقی اسلام پر عمل پیرا ہے۔

حضور انور نے ان سے فرمایا کہ آپ نے نماز سیکھی ہے، پڑھنی شروع کی ہے، قرآن کریم پڑھنا شروع کیا ہے؟ فرمایا نماز پڑھیں پھر آپ صحیح اور مضبوط احمدی بنیں گے۔

البانیا کے مبلغ سلسلہ نے بتایا کہ ان کی دو بیٹیاں ترکی گئی ہیں وہاں انہوں نے اسلامی تعلیم سیکھی اور اس طرح ان کے گھر میں دینی ماحول بنا اور انہوں نے نماز پڑھنی شروع کی۔ان کی دونوں بیٹیاں ہی ان کے قبول احمدیت کا موجب بنی ہیں۔

حضور انور نے ان سے دریافت فرمایا کہ آپ کے پہلے مسلمان ہونے اور پھر احمدیت قبول کرنے میں کیا فرق ہے؟ اس پر موصوف نے بتایا کہ احمدیت قبول کرنے کے بعد ایسے محسوس ہوتا ہے کہ خدا کا قرب اب حاصل ہوا ہے۔خدا کو اپنے قریب محسوس کرتا ہوں۔

❁......البانیا سے آنے والے ایک اور دوست جو ایڈووکیٹ ہیں انہوں نے بتایا کہ گزشتہ سال بھی جلسہ پر آئے تھے اور پھر واپس جا کر مع اہلیہ بیعت کی تھی۔ ہم نے حضور انور سے بچے کے لئے دعا کی درخواست کی تھی۔اب اہلیہ امید سے ہیں۔انہوں نے بتایا کہ گزشتہ رمضان المبارک میں دعا کرتا تھا کہ خدا تعالیٰ مجھے صحیح راستہ دکھائے۔چنانچہ 27/رمضان سے قبل خواب میں دیکھا کہ ایک بہت بڑا میدان ہے اور بہت سارے لوگ ہیں۔سب ایک قطار میں ایک لائن میں ایک طرف جا رہے ہیں۔اور ان میں سے بہت سے پاکستانی دوست بھی ہیں۔مَیں نے ان سے پوچھا کہ تم کس طرف جا رہے ہو۔انہوں نے جواب دیا کہ ہم اس بلندی کی طرف جا رہے ہیں۔پاکستانی دوستوں کا ہونا میرے لئے سچائی کی دلیل تھی۔چنانچہ مَیں نے اپنی اہلیہ کے ساتھ بیعت کر لی۔

❁......ایک اور دوست Mr.Ferdin Licaj نے بتایا کہ ساؤتھ البانیا سے ہوں۔لیکن آج کل ملک کے دارالحکومت ترانہ (Tirane) میں مقیم ہوں۔میری فیملی مذہب اسلام کی پابند نہیں تھی لیکن ملک میں کمیونزم آنے کے باوجود ہمارا دل ایمان سے خالی نہیں ہوا۔مَیں قرآن کریم پڑھتا رہا، لٹریچر پڑھتا رہا، نمازیں بھی پڑھتا تھا اور روزے بھی رکھتا تھا۔اللہ کی تقدیر نے مجھے جماعت احمدیہ کے دو مبلغین سے ملوایا۔مَیں نے اپنے ایک دوست کے ذریعہ ان سے رابطہ کیا اور لٹریچر حاصل کیا اور پڑھنا شروع کیا۔مَیں فوراً سمجھ گیا کہ یہ وہی جماعت ہے جس کا مجھے حصہ بننا چاہئے۔اب جلسہ سالانہ کے دوران میرا یہ خیال اور بھی مضبوط ہو گیا۔موصوف نے حضور انور کی خدمت میں عرض کی کہ حضور میرے لئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مجھے نہ صرف پکّا مسلمان بنائے بلکہ ایک پکّا احمدی بنائے اور میری ساری فیملی کو احمدی بنائے۔

آج مَیں بے انتہا خوش قسمت ہوں کہ حضور کے سامنے بیٹھا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ بہت جلد جماعت کا ممبر بنوں گا۔

حضور انور نے فرمایا، اللہ آپ کو قبول احمدیت کی توفیق بخشے۔چنانچہ ملاقات کے بعد انہوں نے بیعت کرنے کا فیصلہ کر لیا اور اسی روز نماز مغرب وعشاء کے بعد حضور انور کے دست مبارک پر بیعت کی توفیق پائی۔

❁......ایک البانین دوست نے بتایا کہ وہ تیسری مرتبہ جلسہ پر آئے ہیں اور اللہ کے فضل سے احمدی ہیں۔مبلغ سلسلہ نے بتایا کہ یہ اسلام کی سچی تعلیم کو سمجھنے لگ گئے ہیں اور مخلص احمدی ہیں۔

❁......ایک اور البانین دوست عبدالرحمٰن صاحب نے بتایا کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے احمدی ہیں۔ایک بیٹا بھی ان کے ساتھ تھا۔انہوں نے بتایا کہ ان کا بڑا خاندان ہے۔اہلیہ کے علاوہ پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔دو بیٹوں نے احمدیت کے بارہ میں خواب دیکھی تھی جس سے احمدیت قبول کرنے میں تقویت ملی ہے۔ بیٹے نے دیکھا کہ ایک جگہ پر بہت سے لوگ ہیں، داڑھیوں والے ہیں اور آپس میں لڑ رہے ہیں۔سامنے دوسرے میدان میں کچھ لوگ ہیں سفید لباس پہنے ہوئے لیکن بڑے پُر امن ہیں اور منظّم ہیں۔خواب میں ہی پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں تو بتایا گیا کہ یہ احمدیہ جماعت ہے۔موصوف نے بتایا کہ ہماری فیملی 12 ممبران پر مشتمل ہے۔مَیں اور میرا بیٹا احمدی ہیں۔باقی بھی انشاءاللہ ہو جائیں گے۔

❁......شمالی البانیا سے تعلق رکھنے والے ایک علاقہ کے امام مسجد بھی آئے ہوئے تھے۔انہوں نے بتایا کہ ہمیشہ ہی خواہش رہی کہ اُمّت مسلمہ ایک ہاتھ پر اکٹھی ہو۔اُمّت مسلمہ میں صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جس کو ایک امام حاصل ہے اور جو خلافت کی نعمت سے سرفراز ہے۔مَیں نے حضور کو MTA پر دیکھا ہے، اپنے گھر میں آپ کو دیکھا ہے۔ مَیں جماعت کی تعلیمات سے بہت متأثر ہوا ہوں۔شکر گزار ہوں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے یہاں آنے کا موقع دیا ہے اور جماعت کی تعلیمات کو زیادہ گہرائی سے دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ابھی مَیں آپ کی جماعت کا ممبر نہیں ہوں۔

حضور انور نے فرمایا جب تک دل کی پوری طرح تسلّی نہ ہو اس وقت تک کسی چیز کو قبول کرنے میں جلدی نہیں کرنی چاہئے۔اپنی پوری تسلّی کر لیں۔ خدا تعالیٰ آپ کو ہدایت دے۔امید ہے جب سمجھ کر قبول کریں گے تو بہت سے پرانے احمدیوں سے آگے نکل سکتے ہیں کیونکہ انہوں نے حق کو سمجھ کر، پڑھ کر قبول کیا ہوگا۔

ملک کوسووو (Kosovo) سے امسال گیارہ افراد پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ میں شامل ہوا۔

❁......وفد کے ایک ممبر ڈاکٹر عیسیٰ رستمی صاحب میڈیکل ڈاکٹر ہیں اور پرانے احمدی ہیں۔ ان سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ آپ نے حج پر جانا تھا۔انہوں نے بتایا کہ ان کے چھوٹے بھائی موسیٰ رستمی صاحب جو جماعت کے صدر بھی ہیں وہ گزشتہ سال حج پر گئے تھے۔میرا بھی جان کا ارادہ ہے۔حضور انور نے فرمایا آپ بھی جائیں۔

حضور انور نے موسیٰ رستمی صاحب سے فرمایا کہ اب تو آپ نے حج کر لیا ہے۔اب تو مولوی نہیں کہتے ہوں گے کہ احمدی حج پر نہیں جاتے۔تو موسیٰ رستمی صاحب نے عرض کیا کہ مولویوں کے پاس ہر وقت کچھ نہ کچھ کہنے کے لئے موجود ہوتا ہے۔

❁......کوسووو سے آنے والے وفد کے رکن Mr. Mentor Ismajli نے حضور انور کے استفسار پر فرمایا کہ انہوں نے 2003ء میں بیعت کی تھی اور وہ سکول ٹیچر ہیں۔جلسہ کے بارہ میں اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ میرے جذبات ایسے ہیں کہ مَیں ان کو الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔جلسہ سالانہ تو بہت سی برکات سمیٹے ہوئے آیا۔ جب انہوں نے یہ الفاظ کہے تو ان کے چہرے پر عقیدت وجذبات کے آثار نمایاں تھے۔حضور انور نے فرمایا ان کے جذبات ان کے چہرے سے نظر آ رہے ہیں۔

❁......وفد کے ایک اور ممبر Mr.Mustafa Valdon نے بتایا کہ وہ بینک میں کام کرتے ہیں اور انگلستان میں ان کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔حضور انور کے دریافت فرمانے پر انہوں نے بتایا کہ اب کوسووو کے حالات بہتر ہیں۔

❁......وفد میں شامل ایک دوست Mr.Hajzer Shabani صاحب تھے۔انہوں نے بتایا کہ بوزنیا میں 1999ء میں بیعت کی تھی۔احمدی ہونے سے قبل وہ امام مسجد تھے اور اب امامت چھوڑ دی ہے۔اس پر حضور انور نے دریافت فرمایا کہ احمدیوں کا تو حق ہے کہ امامت کروائیں اور آپ نے امامت چھوڑ دی ہے۔

اس پر موصوف نے کہا کہ جب مَیں خود امام تھا مجھے بعض چیزیں اچھی نہیں لگتی تھیں لیکن دوسرے اماموں کو دیکھ کر کرنی پڑتی تھیں۔احمدی ہونے کے بعد سب کچھ چھوڑ دیا۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر کہ آپ احمدی کس طرح ہوئے۔موصوف نے بتایا کہ مدرسہ میں

تعلیم کے دوران مَیں نے وہ تمام احادیث پڑھی تھیں جن میں حضرت امام مہدیؑ کی آمد کا ذکر ہے۔ لیکن ہمیں یہ بتایا جاتا تھا کہ ابھی وقت نہیں آیا اور احادیث کی تشریح بھی اس رنگ میں کی جاتی تھی جو کہ صرف ظاہری مطالب پر مشتمل تھی اور بعض اوقات یہ مطلب سمجھ بھی نہیں آتے تھے۔ پھر انہوں نے بتایا کہ جب وہ امام مسجد تھے تو وہ ان کے ساتھی امام، مولوی حضرات آپس میں گفتگو کیا کرتے تھے کہ یہ احادیث جن میں امام مہدیؑ کے آنے کا ذکر موجود ہے کس طرح ظاہری رنگ میں پوری ہوسکتی ہیں۔ مزید اس نے یہ بھی بتایا کہ میرا دل اس وقت بھی مطمئن نہیں تھا۔ جب جماعت کے مبلغ کی طرف سے ان احادیث کی تفصیل سنی تو دل مطمئن ہوگیا اور خدا تعالیٰ نے احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر موصوف نے بتایا کہ آج کل مزدوری کا کام کرتا ہوں۔ مستری ہوں۔ موصوف نے حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی کہ خدا تعالیٰ میرے حالات ٹھیک کردے۔ حضور انور نے فرمایا انشاء اللہ حالات ٹھیک ہوجائیں گے، آپ پریشان نہ ہوں۔

✤......وفد کے ایک ممبر Mr.Rexep Hasani نے بتایا کہ وہ 2002ء سے احمدی ہیں اور ایک سکول میں استاد ہیں۔ مبلغ سلسلہ کوسووو جاوید اقبال ناصر صاحب نے بتایا کہ یہ صاحب یونیورسٹی میں ان کے کلاس فیلو رہے ہیں۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر موصوف نے بتایا کہ انہیں افسوس ہے کہ وہ اس سے قبل جلسہ میں شامل نہ ہوسکے لیکن اب انتہائی خوشی ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے امسال توفیق عطا فرمائی ہے۔ جلسہ میں شامل ہوکر مجھے روحانی لذّت اور سرور ملا ہے۔

✤......البانیا کے وفد سے ایک خاتون نے بتایا کہ وہ ترانہ (Tirane) کی رہنے والی ہیں۔ انہوں نے جلسہ دیکھا ہے۔ بڑا لطف آیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے ایمان میں مضبوطی عطا فرمائی ہے۔ موصوفہ نے حضور انور کی خدمت میں درخواست کی کہ حضور میرے بچوں کے لئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ان کو صحیح راستہ پر لے آئے۔

✤......البانیا سے آنے والی ایک اور خاتون نے بتایا کہ وہ پروفیشن کے لحاظ سے ٹیچر ہیں۔ ان کے بھائی احمدیت قبول کر چکے ہیں۔ ہمارے ملک میں کمیونزم نے مذہبی روایات کو ختم کردیا۔ لیکن ہم مذہب پر قائم رہے۔ ہم بھی انشاء اللہ جلد جماعت میں شامل ہوں گے۔ ان کے بیٹے احمدی ہو چکے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اتنا بڑا اور عظیم الشان جلسہ ہوا ہے۔ جیسے کے سارے انتظامات دیکھے ہیں۔ ان سب چیزوں نے مجھے بہت متأثر کیا ہے۔ ان کا بیٹا سائنس میں گریجوایشن کر رہا ہے۔ حضور انور نے ان کے بیٹے کو کہا کہ اب اپنی والدہ کو بھی احمدی بناؤ۔

✤......البانیا سے آنے والے ایک احمدی ممبر نے کہا کہ مَیں چھوٹی عمر سے ہی جماعت کو جانتا ہوں۔ جب جماعت کا مرکز دارالحکومت ترانہ (Tirane) میں قائم ہوا اس وقت سے ہی مسجد میں آنا جانا ہے۔ میرا خاندان دین اسلام پر قائم ہے۔ انشاء اللہ العزیز باقی بھی احمدیت میں شامل ہوں گے۔ مَیں امسال پہلی مرتبہ جلسہ میں شامل ہوا ہوں۔

✤......وفد میں شامل ایک نوجوان نے عرض کیا کہ میری خواہش ہے کہ مَیں کمپیوٹر سائنس میں مزید تعلیم حاصل کروں اور جماعت کی خدمت کرسکوں۔ جس طرح ساری دنیا میں احمدیت کی مخالفت ہو رہی ہے اس طرح البانیا میں بھی جماعت کے خلاف پراپیگنڈہ ہے۔

موصوف نے بتایا کہ حضور انور کی اقتداء میں پہلی نماز پڑھنے سے ہی میرے تمام شکوک دور ہوگئے۔ حضور انور کو قریب دیکھ کر میرے دل میں خدا تعالیٰ نے جو قربت اور محبت ڈالی ہے اس سے میری خلش دور ہوگئی ہے۔ میرے دل میں جو شکوک تھے وہ سب لاہور کے واقعہ نے دُور کردیئے ہیں۔ احمدیوں کے اعمال وہ ہیں جو سچے مسلمانوں والے ہیں اور مخالفین کے اعمال وہ ہیں جو مخالفین اسلام کے اعمال تھے۔ حضور! دعا کریں کہ میرا دوست بھی جماعت میں داخل ہو۔ حضور انور نے فرمایا، اللہ اس کا سینہ کھولے۔

✤......ایک البانین دوست نے بتایا کہ مدرسہ میں اسلامی تعلیم چار سال کے لئے حاصل کی تھی۔ اس تمام عرصہ میں یہ کوشش کی کہ دلائل کی رو سے اسلام سیکھوں اور علم حاصل کروں۔ ہمیشہ حقیقت کو تلاش کرنے میں لگا رہا۔ البانیا میں اسلامی فرقے بہت سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے البانیا کے دونوں مبلغین سے رابطہ قائم ہوا۔ جب مَیں نے پہلی دفعہ خطبہ جمعہ سنا اور نماز پڑھی تو مَیں نے اپنے آپ کو حقیقت کے بہت قریب پایا۔ جماعت کے بارہ میں میرا مزید تعارف بڑھا اور سب سے زیادہ جو چیز مجھے پسند آئی وہ یہ تھی کہ اس جماعت کا ایک امام ہے، ایک خلیفہ ہے اور ساری جماعت ایک ہاتھ پر اکٹھی ہے اور یہی آنحضرت ﷺ کی تعلیم تھی۔ مَیں نے جو سنا تھا اس جلسہ میں شامل ہوکر اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ مجھے موقعہ ملا کہ جماعت کو اپنی آنکھوں سے دیکھوں نہ کہ دوسروں سے سنوں۔ موصوف نے بتایا کہ ابھی تک مَیں نے بیعت نہیں کی لیکن پوری طرح تیار ہوکر بیعت کروں گا۔

حضور انور نے فرمایا کیا ابھی کسی قسم کے شکوک و شبہات باقی ہیں۔ تو موصوف نے عرض کیا کوئی شکوک وشبہات نہیں، ہر چیز واضح ہے۔ بیعت کرنے سے پہلے مزید تسلّی کرنا چاہتا ہوں۔

✤......ایک دوست نے بتایا کہ جس دن جلسہ میں شامل ہونے کے لئے آرہا تھا تو ایک رات خواب میں دیکھا کہ بہت بڑا میدان ہے۔ سارے مسلمان تھے لیکن مَیں کسی کو جانتا نہیں۔ سب قرآن کریم کی آیات تلاوت کر رہے تھے۔ جب میری باری آئی تو مَیں نے سورۃ التین کی تلاوت کی۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

چنانچہ جب مَیں جلسہ میں پہنچا اور حضور انور کی اقتداء میں سب سے پہلی نماز نماز مغرب وعشاء ادا کیں تو حضور انور نے عشاء کی نماز میں سورۃ التین کی تلاوت فرمائی۔ اس سے میرا ایمان بہت مضبوط ہوا ہے اور یہ ہرگز اتفاقی حادثہ نہیں تھا۔

✤......کوسووو سے آنے والے وفد کے ایک ممبر Mr.Muhmet Peci کو حضور انور نے دیکھتے ہی فرمایا مَیں آپ کو جانتا ہوں۔ آپ پرانے ممبر ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ Phd کر رہے ہیں اور یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں۔ اور البانین لٹریچر کے مختلف مضامین پڑھاتے ہیں۔ حضور انور نے ان سے دریافت فرمایا کہ آپ دوسرے مختلف زبانوں کے رائٹرز (Writers) کے لٹریچر کا بھی تقابلی جائزہ اور موازنہ کرتے رہیں۔ تو اس پر موصوف نے عرض کیا کہ یہ تو میرے فیلڈ کے لئے بہت ضروری ہے۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان سب مہمانوں کو شرف مصافحہ بخشا اور خواتین نے حضور انور کے سامنے سے گزرتے ہوئے شرف زیارت حاصل کیا۔ بعدازاں ان دونوں وفود نے تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

البانیا اور کوسووو کے وفود کے ساتھ ملاقات کا یہ پروگرام چھ بج کر دس منٹ پر اپنے اختتام کو پہنچا۔

بوزنیا(Bosnia)، سربیا(Serbia) اورمیسیڈونیا(Macedonia) کے وفود سے ملاقات

اس کے بعد بوزنیا (Bosnia)، سربیا (Serbia) اور میسیڈونیا (Macedonia) سے آنے والے وفود نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ بوزنیا سے تین، سربیا سے چار اور میسیڈونیا سے بیس افراد جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئے۔ ان بیس میں سے دس عیسائی دوست تھے جنہوں نے جلسہ کے تمام پروگراموں میں شرکت کی اور تقاریر سنیں اور بہت اچھا اثر لیا۔ حضور انور سے ملاقات سے قبل ان عیسائی دوستوں نے مسنون طریق پر السلام علیکم کے الفاظ یاد کئے کہ حضور انور کو اسلامی طریق پر السلام علیکم کہیں گے اور حضور انور کے ہاتھ کو بوسہ دیں گے۔

✤......بوزنیا سے آنے والے ایک احمدی دوست Cazim Ferhatovic نے بتایا کہ مَیں نے دوسرے مسلمانوں کو دیکھا ہے ان میں کوئی اتحاد و محبت نہیں ہے۔ آپس میں لڑتے ہیں۔ مَیں نے احمدی مسلمانوں میں اچھی چیزیں ہی دیکھی ہیں۔ پہلی دفعہ جلسہ سالانہ پر آیا ہوں۔ مختلف اقوام کے لوگ یہاں جمع ہیں لیکن سب میں اتحاد و محبت ہے۔ جس نے مجھے اپیل کیا ہے۔ جلسہ پر مَیں نے جو کچھ دیکھا ہے زندگی میں پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ امن، بھائی چارے کے ساتھ سب کام ہو رہے ہیں۔

✤......بوزنیا سے آئے ہوئے ایک دوسرے دوست Elvedin Hadi Bulic نے بتایا کہ مَیں بھی پہلی دفعہ جلسہ سالانہ پر آیا ہوں۔ پہلے مَیں MTA پر جلسہ دیکھتا تھا۔ اب خود شامل ہوا ہوں۔ ایسا تجربہ ہوا ہے جو پہلے کبھی نہیں ہوا۔ حضور کے سامنے بولنا مشکل ہو رہا ہے۔

✤......ملک سربیا (Serbia) سے آنے والے دوست Izet Crnisaniu نے حضور انور کے دریافت فرمانے پر بتایا کہ ابھی احمدی نہیں ہوں۔ پیشہ کے لحاظ سے کپڑے پر پرنٹنگ کا کام کرتا ہوں۔ یہ میرا پہلا جلسہ سالانہ تھا جس میں شامل ہوا ہوں۔ اس سے پہلے انٹرنیٹ پر دیکھتے تھے۔ جیسا انٹرنیٹ پر دیکھا تھا اس سے بہت بڑھ کر پایا۔ اتنے زیادہ لوگ تھے۔ سب میں پیار و محبت دیکھا۔ ہر چیز ٹھیک تھی۔ جیسا سوچا تھا اس سے بہت بڑھ کر پایا۔

✤......بوزنیا سے آنے والے دوست Elvedin صاحب کے بارہ میں بوزنیا کے مبلغ سلسلہ وسیم احمد سروعہ صاحب نے بتایا کہ یہ اس وقت معلم کا کورس کر رہے ہیں اور ان کی اہلیہ نے بعض مضامین کا ترجمہ شروع کردیا ہے اور وہ بہت مخلص احمدی ہیں۔

✤......ملک میسیڈونیا سے آنے والے ایک ممبر Selim Arifovski نے بتایا کہ اللہ کے فضل سے گزشتہ 15 سال سے احمدی ہیں۔ پہلے جماعت کے پروگرام TV پر دیکھتا تھا۔ لمبے عرصہ کے انتظار کے بعد جلسہ میں شامل ہونے کا موقع ملا ہے۔ جذبات بیان کرنا مشکل ہے۔ 1995-96 سے ہمارے ذریعہ میسیڈونیا میں جماعت کا آغاز ہوا۔ ہم پہلے احمدی ہیں۔ مَیں نے اپنی زندگی میں پہلی دفعہ حضور کو دیکھا ہے۔ یہ میرے لئے ایسی چیز ہے جس کا یقین کرنا مشکل ہے کہ میری زندگی میں ایسا ہوا کہ حضور کو دیکھ لیا۔

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649

الیس اللہ بکاف عبدہٗ

کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
047-6215747

❁......میسیڈونیا سے آنے والے ایک صاحب نے بتایا کہ حضورانور کو مل کر اور جلسہ میں شامل ہو کر میری زندگی کی ہر خواہش پوری ہو چکی ہے۔ حضورانور نے انہیں دعا دیتے ہوئے فرمایا۔خدا تعالیٰ آپ کو ایمان ویقین میں مزید بڑھائے اور آپ وہاں جماعت کو پھیلانے کا موجب بنیں۔

❁......میسیڈونیا سے آنے والے ایک احمدی دوست Dzafer Destanovski صاحب نے بتایا کہ وہ 1996ء سے احمدی ہیں۔ان کو کافی احمدیوں کے ساتھ مل کر کام کرنے کا موقع ملا ہے۔ احمدیت کا نور ہمارے علاقہ میں پہنچا اور ہمارے علاقہ کو منور کر دیا۔ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔جس احمدیت کو ہم نے پایا ہے اسی کو ہم آگے پھیلائیں گے۔جب تک ہماری زندگی ہے ہم احمدیت کے پیغام کو پھیلاتے چلے جائیں گے۔حضورانور نے اس پر فرمایا: ماشاءاللہ۔

❁......ایک اور دوست نے کھڑے ہو کر بتایا کہ میری زندگی میں یہ پہلا اور سب سے اہم موقع ہے کہ مَیں آپ کے سامنے بیٹھا ہوں۔مَیں حقیقی احمدی ایک سال پہلے بنا جب جماعت کی کتب پڑھیں۔ 1999ء میں فیملی احمدی ہوئی تھی۔مَیں بھی احمدی ہو گیا تھا لیکن اس وقت مجھے احمدیت کا اتنا علم نہیں تھا۔مبلغ سلسلہ نے بتایا کہ ان کی اہلیہ کہتی ہیں کہ مَیں نے بھی سسٹر فہریہ کی طرح جماعتی لٹریچر کے ترجمہ کا کام کرنا ہے۔ سسٹر فہریہ ہماری بوزنین احمدی خاتون ہیں ۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کو جماعتی لٹریچر کے تراجم اور ان کی نظر ثانی کے سلسلہ میں گرانقدر خدمات کی توفیق مل رہی ہے۔ MTA کے پروگراموں میں بوزنین زبان میں ترجمہ بھی ان کے فرائض میں شامل ہے۔

❁......میسیڈونیا سے آنے والے ایک اور احمدی دوست Ramazan Memeti صاحب نے بتایا کہ قبل ازیں 1996ء اور 1997ء میں جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہو چکے ہیں۔حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دور خلافت میں پہلی مرتبہ آیا ہوں۔

❁......ایک دوست Safet Dushko نے بتایا کہ وہ پیشہ کے لحاظ سے Bio انجینئر ، کھانے پینے کی اشیاء کے کنٹرول وغیرہ کا کام کرتے ہیں لیکن ان دنوں فارغ ہیں ۔جلسہ کے بارہ میں اپنا تأثر بیان کرتے ہوئے کہا کہ مَیں ہر لحاظ سے مطمئن ہوں۔ بہت اچھا جلسہ تھا۔سارے انتظامات حیران کن تھے۔

❁...... ایک اور عیسائی دوست Stefanouovski نے بتایا کہ وہ آثار قدیمہ کے ماہر ہیں اور ایک ادارے کے ڈائریکٹر ہیں۔اپنی تحقیقات کے حوالہ سے کئی مضامین طبع کروا چکے ہیں اور ایک گیلری کے نگران بھی ہیں۔حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر موصوف نے بتایا کہ اپنے شہر میں ایک میوزیم بنایا ہوا ہے جس میں پرانی چیزیں رکھی ہوئی ہیں۔ساتویں ،آٹھویں صدی میں وہاں 70 فیصد آبادی مسلمان تھی۔ جب سپین سے اسلام ختم ہوا تو ادھر میسیڈونیا میں شروع ہوا۔ترکوں کے ذریعہ 1490ء کے قریب اسلام ہمارے ملک میں داخل ہوا۔اب ہمارے علاقہ میں پچاس کے قریب مختلف کلچر کے لوگ آباد ہیں۔

❁......میسیڈونیا سے آنے والے ایک عیسائی طالبعلم Kovacov Igor نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ وہ یونیورسٹی کے طالبعلم ہیں اور اکنامکس کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔جلسہ کا ذکر کرتے ہوئے موصوف نے کہا کہ مَیں یہاں سے بہت مثبت تصویر لے کر جا رہا ہوں۔ یہاں آکر جو دیکھا اس نے میرے دل پر گہرا اثر چھوڑا ہے۔

❁......Mr.Kovako Vojo جو محکمہ جنگلات کے ڈائریکٹر ہیں اور Pechecvo شہر میں کام کرتے ہیں۔انہوں نے بتایا کہ جماعت کے ایک ممبر کے ذریعہ جلسہ پر آنے کا دعوت نامہ ملا تو یہاں آیا ہوں۔مَیں نے جلسہ کے تمام پروگرام سنے ہیں ۔جلسہ کے بارہ میں تأثرات بہت لمبے عرصہ تک ہمارے ذہنوں میں رہیں گے اور ہم آپ کی مہمان نوازی سے بہت مطمئن ہیں۔آپ کی سیکورٹی کے نظام سے بہت متأثر ہوئے ہیں۔اس جلسہ کی یاد ہمیشہ دل میں رہے گی۔

❁......ایک عیسائی دوست Miovski Ognan نے بتایا کہ مَیں نے اکاؤنٹینسی کی ایک فرم کھولی ہوئی ہے۔اس فرم کا ڈائریکٹر ہوں اور جماعتی اکاؤنٹ کا حساب بھی مَیں ہی چیک کرتا ہوں۔گزشتہ سال مجھے ویزا نہیں ملا تھا اور مَیں نہیں آسکا تھا۔مَیں اپنی خوش قسمتی سمجھتا ہوں کہ ایک بہت بڑے روحانی رہنما کے سامنے حاضر ہوں۔مَیں آپ کے جلسہ سے بھی مطمئن ہوں اور اب یہ زمانہ آگیا ہے کہ دنیا میں امن پھیلے اور دنیا کی بقا امن میں ہی ہے۔ مجھے موقعہ ملا تو مَیں دوسری دفعہ بھی جلسہ میں ضرور شامل ہوں گا۔

ان کے ساتھ ان کی اہلیہ Miovski Suzana بھی موجود تھیں۔یہ خاتون سول انجینئر ہیں لیکن اپنے شعبہ میں Job نہ ملنے کی وجہ سے اپنے خاوند کی فرم میں کام کرتی ہیں۔

حضورانور نے فرمایا آپ سب سے مل کر بہت خوشی ہوئی ۔اللہ تعالیٰ آپ کو خیریت سے واپس لے جائے۔

❁......ایک البانین دوست نے ذکر کیا کہ وہ آج بیعت کرنا چاہتے ہیں۔حضورانور نے فرمایا خود سمجھ کر بیعت کر رہے ہیں یا کسی کے کہنے پر کر رہے ہیں ۔یا اپنے چچا کے کہنے پر کر رہے ہیں ۔موصوف نے عرض کیا کہ خود سمجھ کر کر رہا ہوں ۔چچا نے بتایا کہ مَیں ان سب کو حضورانور کے خطبات پڑھنے کے لئے دیتا ہوں۔ لٹریچر دیتا ہوں۔ دو میسیڈونین دوستوں نے بھی بیعت کی خواہش کا اظہار کیا اور باقی دوستوں نے کہا کہ ہم بھی شامل ہونا چاہتے ہیں۔حضورانور نے فرمایا ٹھیک ہے آج نماز مغرب وعشاء کے بعد بیعت ہوگی۔آپ سب لوگ اس میں شامل ہو جائیں۔

ملاقات کے اس پروگرام کے آخر پر سبھی مہمانوں نے حضورانور کے ساتھ گروپس کی صورت میں بھی اور انفرادی طور پر بھی تصاویر بنوائیں۔ یہ لوگ باری باری حضورانور کے پاس آتے ،حضور کا ہاتھ پکڑتے ،چومتے اور اپنے چہرہ کے ساتھ لگاتے اور تصویر بنواتے۔ ہر ایک اپنے اپنے رنگ میں عقیدت ومحبت اور فدائیت کا اظہار کر رہا تھا۔ وفود کے ساتھ ملاقات کا یہ پروگرام سات بجے ختم ہوا۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

بعدازاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔آج ملاقات کرنے والوں میں کینیڈا، پاکستان، آسٹریا، بورکینا فاسو ، دوبئ ، سویڈن ، ہنگری ،سلوانیا ،کبابیر، پولینڈ اور یوگنڈا کے علاوہ جرمنی کی جماعتوں Husum، Augsburg، Bremen، Berlin، Dattewn اور Munchen سے آنے والی فیملیز شامل تھیں۔آج مجموعی طور پر 37 فیملیز کے 139 افراد نے اور پانچ احباب نے انفرادی طور پر ملاقات کی سعادت حاصل کی اور ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی حاصل کیا۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام نو بجے تک جاری رہا۔

تقریب رخصتانہ

بعدازاں مکرم عبدالباسط طارق صاحب مبلغ سلسلہ برلن (جرمنی) کے بیٹے عزیزم عطاء الواسع طارق کی تقریب رخصتانہ میں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت شرکت فرمائی۔تقریب رخصتانہ کا اہتمام بیت السبوح کے ایک ہال میں کیا گیا تھا۔آخر پر حضورانور نے دعا کروائی اور کچھ دیر کے لئے اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

تقریب بیعت

دس بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 'مسجد بیت السبوح' میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حسب پروگرام بیعت کی تقریب ہوئی۔آج کی اس تقریب میں ایک البانین دوست Mr. Ferdin Licaj صاحب، دو میسیڈونین دوست مکرم Shaban Mehmeti اور مکرم Eroll Imeri صاحب نے اور ایک پولش خاتون Magdalena Legouicz صاحبہ نے بیعت کی سعادت حاصل کی ۔ تینوں مرد احباب نے حضورانور کے دست مبارک پر اپنا ہاتھ رکھا جبکہ خاتون نے لجنہ کے ہال میں دیگر خواتین کے ساتھ بیعت کرنے کی سعادت پائی۔

البانیا ،کوسووو ،میسیڈونیا اور بوزنیا سے آنے والے دیگر احمدی احباب نے بھی اس موقع پر بیعت میں شمولیت کی توفیق پائی۔ یہ سبھی احباب اگلی صفوں میں موجود تھے۔حضورانور کے قریب بیٹھ کر انہوں نے دستی بیعت کی سعادت حاصل کی۔آخر پر حضورانور نے دعا کروائی۔

بیعت کی اس تقریب کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے ۔بیعت کرنے والے احباب جماعت نے ان نومبائعین کو گلے لگایا اور مبارکباد دی۔ بیعت کرنے والے نومبائعین اور ان ممالک سے آنے والے پرانے احمدیوں کی آنکھوں میں آنسو تھے ۔اخوت ، بھائی چارہ ،محبت و پیار کے ایسے نظارے انہوں نے پہلے کبھی نہ دیکھے تھے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا یہ کتنا عظیم الشان نشان ہے کہ اس کرہ ارض کے چپہ چپہ پر بسنے والوں کو رنگ ونسل ، ملک ،قوم اور کلچر اور زبان کے فرق کے بغیر ایک ہی صف میں لا کھڑا کیا ہے اور محبت و پیار کی ایسی لڑی میں پرو دیا ہے کہ اپنے اور بیگانے کی تمیز ہی نہیں رہی۔سبھی بُنْيَانٌ مَّرْصُوْص کی طرح ''حبل اللہ'' کو تھامے ہوئے اور عُرْوَۃُ الْوُثْقٰی کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے اپنے پیارے امام کی ایک آواز پر اپنا سب کچھ نثار کئے بیٹھے ہیں اور ایک ایسی وحدت کی لڑی میں پروئے ہوئے ہیں جس کے مقدر میں ٹوٹنا یا بکھرنا نہیں بلکہ مضبوط سے مضبوط تر ہو کر فتوحات کو گلے لگانا ہے اور دنیا کے ہر خطہ میں بسنے والے انسان کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لا کھڑا کرنا ہے۔ یہی تقدیر الٰہی ہے ۔دنیا کی کوئی مخالفت، کوئی طاقت اس تقدیر کو نہیں بدل سکتی۔ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ (المجادلہ: 22) ہمارا مقدر ہے اور سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ (سورۃ القلم: 45) وَاُمْلِیْ لَهُمْ اِنَّ كَيْدِیْ مَتِيْنٌ (سورۃ القلم: 46) ہمارے مخالفین کے نصیب میں ہے۔

(باقی آئندہ)

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز - کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

نماز جنازہ حاضر وغائب

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۳؍ستمبر ۲۰۱۰ء بروز سوموار قبل نماز عصر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر: مکرم مرزا عبدالوہاب شوکت صاحب ۱۰ ستمبر ۲۰۱۰ کو ۷۶ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون آپ حضرت مرزا برکت علی صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ ابتدائی تعلیم قادیان میں حاصل کی۔ ۱۹۶۱ء میں لندن شفٹ ہوگئے اور بی بی سی لندن میں بطور انجینئر لمبا عرصہ کام کیا۔ آپ نہایت ملنسار، خوش اخلاق انسان تھے۔ دینی کاموں میں ذوق وشوق سے حصہ لیتے تھے۔ جماعت میں مختلف حیثیتوں سے اور پھر ایم ٹی اے میں بھی اس کے آغاز سے ہی خدمت کی توفیق پائی۔ آپ خدا کے فضل سے موصی تھے۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

جنازہ غائب: مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم مولانا عبدالرحمٰن صاحب مرحوم۔ ربوہ) ۷ جون ۲۰۱۰ کو وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحبؓ کی بیٹی اور حضرت محبوب عالم صاحبؓ کی بہو تھیں۔ مرحومہ نہایت دعا گو، صوم وصلوٰۃ کی پابند اور تہجد گزار تھیں۔ تلاوت قرآن کریم کا خاص شوق تھا۔ بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی بھی توفیق پائی۔ خلافت سے بے انتہا عشق تھا۔ دعوت الیٰ اللہ اور مالی تحریکات میں بھی بڑے شوق سے حصہ لیتی تھیں۔ آپ مہمان نواز اور ضرورتمندوں کی ہمدرد نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ مکرم عبدالوہاب شاہد صاحب مربی سلسلہ کی والدہ تھیں۔

☆......مکرمہ فرخ مبشرات صاحبہ (اہلیہ مکرم سید مبشرات احمد صاحب آف کینیڈا) ۱۰ اگست ۲۰۱۰ء کو کینیڈا میں ۴۷ سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت مولیٰ بخش صاحبؓ برلاس صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی تھیں۔ آپ کے نانا حضرت قاضی محبوب احمد صاحبؓ اور سسر حضرت ڈاکٹر سید شفیع احمد صاحبؓ بھی صحابی تھے۔ آپ نہایت نیک اور جماعتی کاموں میں بڑے شوق سے حصہ لینے والی مخلص خاتون تھیں۔ بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی بھی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ مقبرہ موصیان کینیڈا میں تدفین ہوئی۔

☆......مکرم بشیر الدین خاکی صاحب۔ ربوہ۔ ۱۶ جولائی ۲۰۱۰ء کو مختصر علالت کے بعد وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نہایت نیک اور خلافت سے محبت کرنے والے مخلص انسان تھے۔ آنکھوں کے عطیہ کی وصیت کی ہوئی تھی۔ آپ خدا کے فضل سے موصی تھے۔ واقفِ زندگی ڈاکٹر محمد احمد صاحب اشرف (فضل عمر ہسپتال ربوہ) آپ کے داماد ہیں۔

☆......مکرمہ شمیم ناصر ڈوگر صاحب (اہلیہ مکرم ناصر احمد صاحب ڈوگر آف لاہور) ۲۷ مئی ۲۰۱۰ء کو ۴۸ سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو دعوت الیٰ اللہ کا بہت شوق اور جذبہ تھا اور جماعتی اجلاسات اور پروگراموں میں باقاعدگی سے شامل ہوا کرتی تھیں۔ مرحومہ نے اپنی اولاد کی نیک تربیت کی اور انہیں نظام جماعت کے ساتھ وابستہ رکھا۔

☆......مکرمہ شمیم اختر صاحبہ (اہلیہ مکرم مسعود احمد ناصر صاحب۔ لاہور) ۱۵ اگست ۲۰۱۰ء کو وفات پاگئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نہایت صابر وشاکر، بہت سی خوبیوں کی مالک ایک مخلص خاتون تھیں۔ موصیہ تھیں۔ تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔ آپ مکرم ماسٹر غلام حیدر صاحب مرحوم سپرنٹنڈنٹ و مدرس جامعہ احمدیہ قادیان واحمد نگر کی بیٹی تھیں۔

☆......مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ (والدہ مکرم مبارک احمد خان صاحب امیر جماعت سپین) ۱۷ جون ۲۰۱۰ء کو وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نہایت نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ اولاد کی اچھی نیک تربیت کی۔ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔

۳۰؍ستمبر ۲۰۱۰ء بروز جمعرات قبل نماز ظہر بمقام مسجد فضل لندن

نماز جنازہ حاضر: مکرم محمد سلیم صاحب (آف مغلپورہ لاہور) ۲۵ ستمبر کو ہارٹ اٹیک سے ۶۶ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ موصی تھے اور دو ماہ سے اپنے بیٹے کے پاس یوکے میں مقیم تھے۔ مرحوم بڑے نیک اور مخلص انسان تھے جماعت اور خلافت سے وفا کا تعلق رکھتے تھے۔

نماز جنازہ غائب: ☆......مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم نعمت اللہ صاحب ناظم جائیداد۔ صدر انجمن احمدیہ ربوہ) ۱۶ ستمبر ۲۰۱۰ کو ۸۷ سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے کراچی کے حلقہ ڈیفنس اور حیدرآباد میں بطور صدر لجنہ خدمت کی توفیق پائی۔ نہایت نیک، غریبوں اور ضرورت مندوں کا خیال رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔ لازمی چندہ جات کے علاوہ دیگر مالی تحریکات میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

☆......مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری ہدایت اللہ صاحب مرحوم) ۲۹ جولائی ۲۰۱۰ء کو طویل علالت کے بعد ربوہ میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ موصیہ تھیں اور انتہائی حلیم، طبیعت کی سادہ، صابر وشاکر اور راضی برضائے مولیٰ رہنے والی مخلص خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ نہ صرف خود والہانہ محبت رکھتی تھیں بلکہ اپنی اولاد کو بھی اس کی تلقین کرتی رہتی تھیں۔ آپ مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب (امیر جماعت جرمنی) کی خوش دامنہ تھیں۔

☆......مکرم محمود سعید صاحب (ابن مکرم محمد سعید احمد صاحب آف لاہور) ۱۸ ستمبر ۲۰۱۰ء کو اچانک حرکت قلب بند ہونے سے ۴۸ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ خلافت سے بے حد محبت اور وفا کا تعلق رکھتے تھے۔ خطبات اور خطابات بہت توجہ سے سنتے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ آپ کو ۱۹۸۷ء میں اسیر راہ مولیٰ ہونے کا اعزاز بھی ملا۔ اخلاقی اور دینی معیار اور مالی قربانی کے لحاظ سے اپنے رشتہ داروں اور سب ملنے والوں میں ایک منفرد مقام رکھتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ ہر ماہ کی گھٹتی اور بڑھتی آمد پر باقاعدگی سے وصیت کا چندہ ادا کرتے۔ آپ کو اگر کوئی یہ مشورہ دیتا کہ آپ اپنی Fix آمد مقرر کرلیں اور اس پر چندہ دیں تو اس کو ہمیشہ یہ جواب دیتے کہ اللہ تعالیٰ اگر مجھے بے حساب دیتا ہے تو میں کیوں اس پر چندہ نہ دوں۔ پسماندگان میں والدین اور اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم ڈاکٹر سید شفیع احمد صاحب (محقق دہلوی) کے نواسے اور مکرم ملک عبدالرشید شہید دارالذکر لاہور کے داماد تھے۔

☆......مکرم ڈاکٹر خالد ہاشمی صاحب آف کینیڈا۔ آپ گزشتہ دنوں کینیڈا میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ اپنی اہلیہ کے ساتھ نصرت جہاں سکیم کے تحت ۱۴ سال تک گھانا کے شہر Techiman میں جماعت کے ایک ہسپتال میں خدمات بجالاتے رہے ہیں۔ مرحوم خدمت کا جذبہ رکھنے والے نہایت مخلص اور فدائی احمدی تھے۔

☆......مکرم منشی یعقوب علی صاحب (ابن مکرم منشی عبدالرحمٰن صاحب مرحوم آف بنگلہ دیش) ۲۹ اگست ۲۰۱۰ء کو ۱۰۱ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نمازوں کے پابند نہایت امانت دار، دینی اور رفاہی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے نیک انسان تھے۔ آپ نے اپنی جماعت میں مسجد تعمیر کروانے کی بھی توفیق پائی۔

☆......مکرم مصلح الدین خادم صاحب بنگالی (ابن مکرم غلام مولیٰ صاحب آف بنگلہ دیش) ستمبر ۲۰۱۰ء کو ۸۱ سال کی عمر میں وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تحریک پر بچپن میں ہی قادیان چلے گئے تھے جہاں آپ نے تعلیم الاسلام کالج قادیان سے بی اے کیا۔ بعد ازاں آپ نے اپنے وطن واپس پہنچ کر اردو اور انگریزی میں ایم اے کی تعلیم حاصل کی اور چٹا گانگ اسلامیہ کالج میں پرنسپل کے فرائض سرانجام دئے۔ ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد وقف کر کے گھانا اور سیرالیون میں تین سال بطور ٹیچر خدمت کی توفیق پائی۔

☆......مکرمہ شکیلہ اعجاز صاحبہ (اہلیہ مکرم منشی اعجاز احمد صاحب آف بشیر آباد۔ سندھ) ۲۸ جولائی ۲۰۱۰ء کو ۳۸ سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ انتہائی نیک، مہمان نواز، خلافت کی فرمانبردار اور نظام جماعت کے ساتھ بھرپور تعاون کرنے والی مخلص خاتون تھیں۔ آپ نے اولاد کی بہترین رنگ میں تربیت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں اپنے شوہر کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

☆......مکرمہ امۃ الحمید بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب مرحوم۔ سابق امیر جماعت لودھراں) ۵ جولائی ۲۰۱۰ء کو وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ دس سال تک لجنہ اماء اللہ لودھراں کی صدر رہیں۔ نہایت سادہ مزاج، نمازوں کی پابند، پرہیزگار، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

☆......مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب (ابن مکرم چوہدری عبدالشکور صاحب۔ آف ملتان) ۱۴؍اگست ۲۰۱۰ء کو ۷۵ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ مقامی جماعت کے پروگراموں میں ساؤنڈ اور لائٹ سسٹم لگانے کی خدمت بڑی محنت سے بجالایا کرتے تھے۔ نہایت نیک، خوش مزاج اور ہردلعزیز طبیعت کے مالک تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم کے بھانجے تھے۔

☆......مکرم وسیم احمد صاحب (ابن مکرم امین کاہلوں صاحب چھور مغلیاں۔ شیخوپورہ) ۲۱ اگست کو کام پر جاتے ہوئے ایکسیڈنٹ سے زخمی ہوئے اور ۹ دن ہسپتال میں رہنے کے بعد ۳۰ اگست ۲۰۱۰ء کو وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ باوفا اور سلسلہ کا درد رکھنے والے، غیرت مند اور خلافت کے فدائی وجود تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ والدہ دو بہنیں اور دو بھائی یادگار چھوڑے ہیں۔

☆......مکرمہ عطیۃ النور صاحبہ (اہلیہ مکرم طاہر غنی صاحب آف کوٹلی آزاد کشمیر) ۹ ستمبر ۲۰۱۰ء کو ۳۲ سال کی عمر میں بعارضہ کینسر وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نیک سیرت، چندہ جات میں باقاعدہ خلافت سے والہانہ محبت رکھنے والی اور دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی مخلص احمدی خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ تین کمسن بچے یادگار چھوڑے ہیں جن میں سے ایک بچہ وقف نو کی تحریک میں شامل ہے۔

☆......مکرم خلیل احمد قریشی صاحب آف کراچی۔ ۱۱ ستمبر ۲۰۱۰ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ ۵ سال سے جگر پتے اور پیٹ کے کینسر میں مبتلا تھے۔ لمبی تکلیف دہ بیماری کے عرصہ کو نہایت صبر اور توکل کے ساتھ گزارا اور ہمیشہ خدا کی رضا پر راضی رہے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بچے یادگار چھوڑے ہیں۔

☆......مکرمہ اقبال حیدری بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم ڈاکٹر محمد احسن خان صاحب۔ واہ کینٹ) گزشتہ دنوں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ بڑی نیک، عبادت گزار، خلافت کی فرمانبردار اور نظام جماعت کے ساتھ بھرپور تعاون کرنے والی مخلص خاتون تھیں۔ مرحوم موصیہ تھیں اور مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب (وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ) کی ہمشیرہ تھیں۔

☆......مکرم مہر بابا علی محمد صاحب (فیکٹری ایریا حلقہ احمد ربوہ) ۳۱ جولائی ۲۰۱۰ء کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نیک، مخلص باوفا اور قربانی کا جذبہ رکھنے والے مثالی احمدی تھے۔ آپ مکرم بشیر احمد صاحب اختر (کارکن دار الضیافت ربوہ) کے والد تھے۔

☆......مکرمہ عصمت طاہرہ صاحبہ (اہلیہ مکرم بشیر احمد جمیل صاحب آف سرگودھا) ۱۲ اگست ۲۰۱۰ء کو وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت شیخ محمد شفیع صاحب سیٹھی جہلمی (صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کی پڑپوتی تھیں۔ نہایت نیک، مخلص، ہر مالی تحریک پر لبیک کہنے والی، رشتہ داروں اور غریبوں کی ہمدرد اور غمگسار تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

....

۱۶ اکتوبر ۲۰۱۰ بوقت ۱۲ بجے دوپہر۔ بمقام بیت الفضل لندن

نماز جنازہ حاضر: ☆......مکرمہ عزیزہ احمد صاحبہ (اہلیہ مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب مرحوم۔ آف لندن) ۱۲ اکتوبر ۲۰۱۰ء کو ۷۵ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے کچھ عرصہ لجنہ یوکے میں خدمت کی توفیق پائی۔ نیک، دُعا گو اور خلافت کے ساتھ محبت اور اخلاص کا تعلق رکھنے والے نیک خاتون تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

☆......مکرمہ سلیمہ ثریا صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد عیسیٰ خان صاحب) یکم اکتوبر ۲۰۱۰ء کو ۸۳ سال کی عمر میں وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ مکرم قاضی نور محمد صاحب مرحوم (خوش نویش قادیان) کی بیٹی اور مکرم حافظ جمال احمد صاحب مرحوم مبلغ ماریشس کی بہو تھیں۔ صوم وصلوۃ کی پابند اور خلافت احمدی سے والہانہ محبت رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں ۶ بیٹیاں اور ۶ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب: ☆......مکرم علی احمد عباس صاحب (گوٹھ ماہی جو بھان ضلع نوشہرو فیروز۔ سندھ) ۲۶ جون ۲۰۱۰ء کو ۶۰ سال کی عمر میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ خاندان کی شدید مخالفت کے باوجود آخر دم تک احمدیت پر ثابت قدم رہے۔ مرحوم نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔

☆......عزیزم راحیل احمد (ابن مکرم محمد رفیق صاحب۔ طالب علم جامعہ احمدیہ ربوہ) آپ جامعہ کے درجہ رابعہ میں پڑھ رہے تھے اور اللہ کے فضل سے موصی تھے۔ اچانک آنت میں تکلیف محسوس ہونے پر آپ کا ایک آپریشن تجویز ہوا جو کامیاب نہ ہو سکا اور ۴ ستمبر کو مختصر علالت کے بعد ۲۱ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

....

۱۷ اکتوبر ۲۰۱۰ء بوقت ۱۲ بجے دوپہر۔ بمقام بیت الفضل لندن

نماز جنازہ حاضر: مکرمہ عذرا پروین صاحبہ (اہلیہ مکرم ذوالفقار علی صاحب آف لندن) ۴/ اکتوبر ۲۰۱۰ء کو بعارضہ کینسر ۵۹ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔

نماز جنازہ حاضر: آپ نے ۱۹۹۵ء میں خود بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کی۔ مرحومہ صوم وصلوۃ کی پابند، تہجد گزار اور پرجوش داعی الی اللہ تھیں۔ خلافت سے آپ کو بے پناہ محبت تھی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

۱۳ اکتوبر ۲۰۱۰ء بوقت ۱۲ بجے دوپہر۔ بمقام بیت الفضل لندن

نماز جنازہ حاضر: مکرمہ قدسیہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم قریشی محمد رفیق صاحب ہیز) ۱۰ اکتوبر ۲۰۱۰ء کو مختصر علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ انتہائی نیک، ملنسار اور جماعت کا درد رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم سہیل احمد قریشی صاحب صدر جماعت ہیز اور ناظم انصار اللہ مڈل سیکس ریجن کی حیثیت سے خدمت بجا لا رہے ہیں۔

☆......مکرم سلیم احمد صاحب بھٹی (ابن مکرم محمد مختار بھٹی صاحب۔ سلاؤ) ۱۹ اکتوبر ۲۰۱۰ء کو ۵۶ سال کی عمر میں ہارٹ اٹیک سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کچھ عرصہ قبل جرمنی سے یہاں انگلستان شفٹ ہوئے تھے۔ جماعتی خدمت کے کاموں میں بہت شوق سے حصہ لیتے تھے۔ مرحوم کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ پسماندگان میں صرف اہلیہ یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ کا جنازہ تدفین کیلئے ربوہ لے جایا جا رہا ہے۔

نماز جنازہ غائب: ☆......مکرم رضوان علی صاحب (ابن مکرم سلطان علی صاحب) ۲۸ جولائی ۲۰۱۰ء کو ۲۲ سال کی عمر میں ہارٹ اٹیک سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نمازوں کے پابند، چندوں میں باقاعدہ، انتہائی ملنسار، خوش اخلاق اور دینی خدمت کا جذبہ رکھنے والے نیک نوجوان تھے۔

☆......مکرمہ بلقیس اختر صاحبہ (اہلیہ مکرم قریشی محمد حفیظ صاحب۔ ناظم دفتر دار الذکر۔ لاہور) ۱۰ مئی ۲۰۱۰ء کو ۶۰ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نمازوں کی پابند اور چندوں میں بڑی باقاعدہ تھیں۔ شوہر کی ملازمت کے دوران جہاں بھی رہیں وہاں غیر احمدی بچوں کو قرآن مجید اور نماز وغیرہ پڑھاتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ جماعت اور خلافت سے اخلاص کا تعلق رکھنے والے نیک خاتون تھیں۔

☆......مکرم ماسٹر محمد حسین صاحب (دار العلوم جنوبی حلقہ بشیر۔ ربوہ) ۲۱ جون ۲۰۱۰ء کو ۷۳ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو ۱۹۳۷ء میں بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ پارٹیشن کے بعد گھسیٹ پورہ فیصل آباد کے گاؤں ۶۹ رب میں رہائش اختیار کی اور وہاں قائد مجلس، سیکرٹری مال اور سیکرٹری تحریک جدید کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کو قرآن مجید سے بے پناہ محبت تھی اور روزانہ بلاناغہ باقاعدگی سے تلاوت کیا کرتے تھے۔ مرحوم نمازوں کے پابند، تہجد گزار، مہمان نواز، خلافت اور نظام جماعت سے گہرا تعلق رکھنے والے مخلص انسان تھے۔

یکم دسمبر ۲۰۱۰ بوقت ۱۲ بجے دوپہر بمقام مسجد الفضل لندن

نماز جنازہ حاضر: مکرم رشید احمد طاہر بھٹی صاحب (ابن حضرت قاضی عبد السلام بھٹی صاحب رضی اللہ عنہ) ۲۸ نومبر ۲۰۱۰ء کو کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد ۶۷ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر نائب ناظم الیکٹریشن کے طور پر خدمت بجا لاتے رہے۔ جماعت Northampton یوکے کے کئی سال تک صدر رہے اور لندن شفٹ ہونے کے بعد مقامی جماعت میں سیکرٹری تحریک جدید اور وقف جدید کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ انتہائی نیک، وفا شعار اور خلافت کے ساتھ گہری محبت رکھنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا یادگار ہے۔ آپ مکرم قاضی ناصر احمد بھٹی صاحب (سابق ریجنل امیر نارتھ ویسٹ ریجن) کے بھائی تھے۔ آپ کی اہلیہ مکرمہ مسرت بھٹی صاحبہ، دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں انگلش ڈاک ٹیم کی انچارج کے طور پر خدمت کر رہی ہیں۔

نماز جنازہ غائب: ☆......مکرم شیخ خورشید احمد صاحب (ابن مکرم شیخ سلامت علی صاحب کینیڈا) ۱۸/ اکتوبر ۲۰۱۰ء کو ۹۷ سال کی عمر میں کینیڈا میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو ادب سے بچپن سے ہی لگاؤ تھا۔ آپ کا پہلا مضمون الفضل کی ۱۹۳۸ء کی اشاعت میں شائع ہوا۔ ۱۹۴۱ء میں غیر مبائعین کے بارہ میں آپ کے بہت سے مضامین الفضل میں شائع ہوئے جنہیں حضرت مصلح موعودؓ نے بہت پسند فرمایا اور اپنے خطبہ جمعہ میں بھی اس کا ذکر فرمایا۔ آپ کو لمبا عرصہ بطور اسٹنٹ اور قائمقام ایڈیٹر الفضل کے علاوہ ماہنامہ تشحیذ الاذہان اور ماہنامہ مصباح کی ادارت کا بھی موقع ملا۔ آپ نے بحیثیت صدر نگران بورڈ الفضل اور لاہور میں مختلف تنظیمی عہدوں پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ آپ نے متعدد کتب بھی تصنیف کیں نیز آپ کو عمرہ کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

☆......مکرم سید طاہر احمد بخاری صاحب (ابن سید عبد اللہ شاہ صاحب۔ کینیڈا) ۲۵ ستمبر ۲۰۱۰ء کو کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد ۹۷ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کا شمار جماعت کینیڈا کے ابتدائی اراکین میں ہوتا ہے۔ آپ کینیڈا جماعت کے پہلے نیشنل صدر رہے۔ بہت ہی شریف النفس، بنی نوع انسان کی بے لوث خدمت کرنے والے، صاف گو، اچھے مشیر اور اصول پسند انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

☆......مکرم سید احمد علی شاہ صاحب (آف ناروے) ۱۰ نومبر ۲۰۱۰ء کو ۹۳ سال کی عمر میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو کراچی اور ناروے میں مختلف جماعتی خدمات کا موقعہ ملا۔ مرحوم نہایت نیک، نمازوں کے پابند، چندوں میں باقاعدہ اور جماعتی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے مخلص انسان تھے۔ خلافت سے آپ کو والہانہ عشق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔

☆......مکرم شیخ محمد اکرم صاحب (ابن مکرم شیخ فضل محمد صاحب۔ نوید جنرل سٹور ربوہ) ۱۳ نومبر ۲۰۱۰ء کو ۸۱ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ اپنے بہن بھائیوں میں اکیلے احمدی تھے۔ باوجود شدید مخالفت کے احمدیت پر ثابت قدمی سے قائم رہے اور اپنے غیر احمدی رشتہ داروں سے ہمیشہ کہتے تھے کہ یہی صحیح راستہ ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد کے ساتھ آپ کو بے پناہ محبت تھی اور اس کی تلقین بچوں کو بھی کرتے تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

ہفت روزہ بدر اب جماعتی ویبسائٹ www.alislam.org/badr پر بھی دستیاب ہے۔ قارئین استفادہ کر سکتے ہیں۔ (ادارہ)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی مستقل نشریات

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیزکے پروگرام

نام پروگرام	دن		وقت
خطبہ جمعہ Live	جمعہ	شام	6-30
Repeat	جمعہ	رات	9-45
Repeat	ہفتہ	صبح	8-45
Repeat	ہفتہ	شام	3.20
Repeat	اتوار	صبح	8-45
Repeat	اتوار	شام	7-35
Repeat	جمعرات	صبح	9-15
Repeat	جمعرات	شام	6-00
گلشن وقفِ نو	جمعہ	دوپہر	1-00
	ہفتہ	رات	8-25
	اتوار	دوپہر	12-00
	سوموار	دوپہر	01-00
	منگل	دوپہر	01-00

ایم ٹی اے کی Live نشریات

راہِ ھُدی Repeate	ہفتہ	صبح	9-55
Live	ہفتہ	رات	9-50
Repeate	منگل	رات	10-00
Faith Matters	اتوار	صبح	10-25
	اتوار	دوپہر	01-25
	اتوار	رات	10-00
	بدھ	رات	10-15
	جمعرات	دوپہر	01-35
انتخابِ سخن Live	ہفتہ	شام	6-15

آؤ قرآن مجید سیکھیں

یسرنا القرآن کلاس	اتوار	صبح	07-10
	اتوار	شام	05-40
	سوموار	صبح	06-15
لقاء مع العرب	جمعہ	صبح	7-00
ترجمۃ القرآن	جمعہ	صبح	9-45

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے پروگرام

سوال و جواب (اردو)	جمعہ	دوپہر	2-30
لقاء مع العرب	ہفتہ	صبح	7.05
سوال و جواب (اردو)	ہفتہ	دوپہر	2-00
لقاء مع العرب	اتوار	صبح	7-40
سوال وجواب (انگریزی)	سوموار	صبح	10-25
لقاء مع العرب	منگل	صبح	6-55
سوال و جواب (فرنچ)	منگل	صبح	9-00
سوال و جواب	منگل	دوپہر	2-30
لقاء مع العرب	بُدھ	صبح	6-50
سوال و جواب	بدھ	صبح	9-15
سوال و جواب	بدھ	دوپہر	2-15
خطبہ جمعہ	بدھ	شام	6-15
لقاء مع العرب	جمعرات	صبح	6-10
خطبہ جمعہ	جمعرات	صبح	9-55
سوال و جواب (انگلش)	جمعرات	دوپہر	2-40
ترجمۃ القرآن	جمعرات	رات	7-35

خبروں کے اوقات

خبرنامہ اردو	روزانہ	صبح	5-35
	روزانہ	صبح	8-35
	روزانہ	رات	9-30
عالمگیر جماعتی خبریں	روزانہ	صبح	6-15
	روزانہ	دوپہر	12-00
	روزانہ	شام	5-30
انگریزی خبریں	روزانہ	رات	11-30
سائنس اور میڈیکل کی خبریں	جمعہ	صبح	06-30
" "	منگل	صبح	06-30
" "	منگل	رات	06-20

ایم ٹی اے انٹرنیشنل
(M.T.A International)

کی ڈش لگانے کیلئے مندرجہ ذیل سیٹلائٹ سیٹنگ سے استفادہ کریں

Satalite	:	Asia Set 3S
Position	:	105.5 East
Frequency	:	3.760 Mhz
Min Dish Size	:	1.8 Size
Polarisation	:	Horizontal
Symbol Rate	:	2600 Mbps
Fec	:	7/8

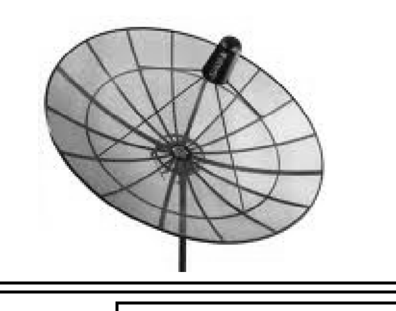

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ حضور انور از صفحہ 16

کا مذاق بھی اڑایا لیکن حکیم صاحب کی وفات کے بعد مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفہ مقرر ہوئے اور یہ حقیقت ہے کہ آپ کے زمانہ میں احمدیت نے جس قدر ترقی کی وہ حیرت انگیز ہے۔

خود مرزا صاحب کے وقت میں احمدیوں کی تعداد بہت تھوڑی تھی خلیفہ نور الدین صاحب کے وقت میں بھی خاص ترقی نہ ہوئی تھی لیکن موجودہ خلیفہ کے وقت میں مرزائیت قریباً دنیا کے ہر خطہ تک پہنچ گئی اور حالات یہ بتلاتے ہیں کہ آئندہ مردم شماری میں مرزائیوں کی تعداد ۱۹۳۱ء کی نسبت دگنی سے بھی زیادہ ہوگی بحالیکہ اس عہد میں مخالفین کی جانب سے مرزائیت کے استیصال کیلئے جس قدر منظّم کوششیں ہوئی ہیں پہلے کبھی نہیں ہوئی تھیں''۔

(تاریخ احمدیت جلد اوّل صفحہ 287)

''الغرض آپ کی ذریت میں سے ایک شخص پیشگوئی کے مطابق جماعت کیلئے قائم کیا گیا اور اس کے ذریعہ جماعت کو حیرت انگیز ترقی ہوئی جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کی یہ پیشگوئی من و عن پوری ہوئی''۔

اس طرح حضور نے فرمایا پسر موعود سے متعلق وعدہ الٰہی تھا کہ وہ ''اولوالعزم'' ہوگا۔ نیز یہ کہ وہ ''علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا'' چنانچہ ہندوستان کے نامور صوفی خواجہ حسن نظامی دہلوی (۱۸۷۸۔۱۹۵۵) نے آپ کی قلمی تصویر کھینچتے ہوئے لکھا ''اکثر بیمار رہتے ہیں مگر بیماریاں انکی عملی مستعدی میں رخنہ نہیں ڈال سکتیں۔ انہوں نے مخالفت کی آندھیوں میں اطمینان کے ساتھ کام کر کے اپنی مغلئی جوانمردی کو ثابت کردیا۔ اور یہ بھی کہ مغل ذات کارفرمائی کا خاص سلیقہ رکھتی ہے۔ سیاسی سمجھ بھی رکھتے ہیں اور مذہبی عقل و فہم میں بھی قوی ہیں۔ اور جنگی ہنر بھی جانتے ہیں۔ یعنی دماغی اور قلمی جنگ کے ماہر ہیں''

(تاریخ احمدیت جلد اوّل صفحہ 288)

حضور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود نے معاشی، سیاسی، اقتصادی و دینی جس کسی پہلو پر بھی قلم اُٹھایا کوئی بھی آپ کے تبحر علمی، ذہانت و فراست سے متاثر ہوئے بنا نہ رہ سکا۔ آپ مصلح موعود تھے جس کو اللہ تعالیٰ نے دنیا کی اصلاح کیلئے بھیجا تھا۔ آپ کے خطابات تقاریر کو فضل عمر فاؤنڈیشن جمع کر رہا ہے جو عظیم علمی و روحانی خزانہ بن رہا ہے۔ اب تک انوار العلوم کی ۲۱ جلدیں شائع ہوچکی ہیں۔ اس کے تراجم کی طرف بھی خصوصی توجہ کرنی چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس پیشگوئی کی حقیقت تب روشن تر ہوگی جب ہم اس کام کو بڑھانے والے ہوں گے۔ جو کام حضرت مسیح موعود علیہ السلام لیکر آئے تھے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے مصلح موعود عطا فرمایا تھا۔ پس آج کل ہمارا کام ہے کہ اپنے اپنے دائرہ میں مصلح بننے کی کوشش کریں اپنے قول، عمل و علم سے اسلام کی خوبصورت تعلیم کو ہر طرف پھیلائیں۔ پس اگر ہم اس سوچ کے ساتھ اپنی زندگیاں گزارنے والے ہوں گے تو یوم مصلح موعود کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆

اعلان بابت تدوین تاریخ انصار اللہ بھارت

دفتر مجلس انصار اللہ بھارت کی طرف سے 1947ء کے بعد کی تاریخ انصار اللہ بھارت کی تدوین کا کام شروع کردیا گیا ہے۔ جملہ ناظمین، زعماء اعلیٰ و زعماء مجالس و دیگر عہدیداران کی خدمت میں التماس ہے کہ اس سلسلہ میں اپنے اپنے علاقہ کی مجالس انصار اللہ کے حالات و کوائف و اجتماع جیسی اہم کارگزاریوں، عمارتوں، دفاتر، اخبار و رسائل و دیگر جملہ امور کے بارہ میں معلومات بہم پہنچائی جائیں تاکہ تدوین تاریخ انصار اللہ میں ممد ثابت ہوں۔ اسی طرح فوٹوز وغیرہ بھی بھجوائیں۔ جملہ معلومات دفتر انصار اللہ بھارت، قادیان کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ جزاکم اللہ۔

(صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222

2248-16522243-0794

رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

منیجر بدر سے رابطہ:

منیجر ہفت روزہ بدر سے رابطہ کیلئے احباب کرام اس نمبر کو ڈائل کریں:

09914200702

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-220757
Tel. : (0091) 1872-221702
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA
Vol. 60 Thursday 3 March 2011 Issue No. 9

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
: 65 Canadian Dollar

پیشگوئی مصلح موعود کسی ایک شخص کی ذات سے تعلق نہیں رکھتی بلکہ یہ پیشگوئی اسلام کی نشاۃ ثانیہ سے تعلق رکھتی ہے

آج کل ہمارا کام ہے کہ اپنے اپنے دائرہ میں مصلح بننے کی کوشش کریں اپنے قول، عمل و علم سے اسلام کی خوبصورت تعلیم کو ہر طرف پھیلا ئیں

خلاصہ خطبہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ 18 فروری 2011 بمقام لندن یو کے

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا دو تین روز ہوئے ہمارے مشنری انچارج عطاء المجیب راشد صاحب نے لکھا کہ اس سال پیشگوئی مصلح موعود کے ۱۲۵ سال پورے ہو رہے ہیں۔ مجھے ان کے خط کی طرز پر لگا کہ میں اس موضوع پر خطبہ دوں۔ اس موضوع پر ہر سال جلسے منعقد ہوتے ہیں دو سال پہلے میں خطبہ دے چکا ہوں۔ پہلے تو میں اس طرف مائل نہیں تھا مگر یہ پیشگوئی کسی ایک شخص کی ذات سے تعلق نہیں رکھتی بلکہ یہ پیشگوئی اسلام کی نشاۃ ثانیہ سے تعلق رکھتی ہے۔ اور اس پیشگوئی کی صداقت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت ظاہر ہوتی ہے نئے آنے والوں کو اس کا خصوصی علم ہونا چاہئے۔ بہر حال یہ موضوع بیان کرنا ضروری ہے کیونکہ باتوں کے دہرائے جانے سے علم و عرفان و ایمان میں اضافہ ہوتا ہے۔ جس طرح جماعت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اضافہ ہو رہا ہے لہٰذا ضروری ہے کہ حضرت مصلح موعودؓ کی پیشگوئی پر روشنی ڈالی جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ اللہ تعالیٰ ایک بیٹا عطا فرمائے گا جو مصلح موعود ہوگا اس کی تفصیل میں بہت ساری خصوصیات بیان فرمائی تھیں اور آنحضرتؐ نے بھی خبر دی تھی کہ فیتزوج ویولد لہٗ یعنی مسیح شادی کرے گا اور جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ عیسیٰ ابن مریم کی وضاحت آنحضرتؐ نے دوسری احادیث میں فرمائی ہے کہ وہ کون ہیں جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم وامامکم منکم اس طرح دیگر احادیث میں امام مہدی کی علامات میں فرمایا کہ وہ حکم و عدل ہوگا، صلیب کو توڑے گا۔ پس یہ پیشگوئی جو اسلام کی نشاۃ ثانیہ سے تعلق رکھتی ہے گو تفصیل کے ساتھ آنحضرتؐ کے عاشق صادق نے بیان کی مگر اس کی بنیاد آج سے ۱۴۰۰ سال قبل آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی پر ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں مسیح موعود کی بڑائی کیلئے نہیں ہیں بلکہ آپ کے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شان بلند کرنے کیلئے ہیں۔ آپکا جھنڈا دنیا میں بلند کرنے کیلئے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اسلام کا زندہ خدا زندہ رسول ہونے کی دلیل کے طور پر یہ پیشگوئی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ بیان فرمائی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق صادق اور کون ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی بھی تحریر ہو اُس کا رُخ اللہ تعالیٰ قرآن مجید اور آنحضرت ﷺ کی طرف نظر آئے گا۔ آپ نے دنیا کو بتا دیا اور ببانگ دہل یہ اعلان کیا کہ آج اگر کوئی زندہ مذہب ہے تو وہ اسلام ہے آج جو زندہ رسول ہے تو وہ آنحضرت ﷺ ہیں۔ آپ ﷺ کی پیروی سے خدا مل سکتا ہے۔ آج قرآن مجید کے ذریعہ ہی انسان پاک ہو سکتا ہے۔ پس آپ نے ہمارے دل و دماغ کو یہ عرفان عطا کیا کہ آج اگر کوئی زندہ ہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ کی کتاب ہی زندہ کتاب اور قیامت تک کیلئے ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ جمعہ کی تفسیر میں احادیث کی روشنی میں بیان فرمایا کہ ایمان کو دوبارہ ثریا ستارے سے لانے کا کام حضرت امام مہدی کا ہے۔ حضرت مسیح موعود کا دعویٰ مسیح و مہدی تو بعد کا ہے مگر آپ اِس سے پہلے ہی اسلام کی خدمت کیلئے کمر بستہ تھے جب آپ کو اذن الٰہی سے صدی کا مجدد ہونے کا علم ہوا تو آپ نے اشتہار کے ذریعہ لوگوں کو مطلع کیا کہ میں دنیا میں اسلام کی صداقت دکھانے کیلئے آیا ہوں اور دنیا کو بتانے کیلئے آیا ہوں کہ زندہ خدا، زندہ رسول اور زندہ کتاب صرف اسلام کی ہے۔ آپ کے اس اعلان سے ہندوستان کے مختلف ممالک میں ایک زلزلہ پیدا ہو گیا مگر کسی میں جرأت نہ ہوئی کہ وہ اسلام کی سچائی کا نمونہ مانگیں۔ بڑے بڑے پادری خاموش ہو گئے۔ مثلاً پادری عماد الدین وغیرہ کچھ پادریوں نے اس اشتہار کو قبول کرنے کی بات کی۔ مگر ان کی اصلیت دکھاوا تھا۔ اس کی تفصیل جماعت کی کتب میں موجود ہے۔

آپ نے عیسائیت کے اُمڈتے ہوئے سیلاب کے آگے بند لگا دیا۔ اس دوران آپ کے دل میں چلہ کاٹنے کا خیال آیا ۲۲ جنوری ۱۸۸۶ء کو آپ نے ہوشیار پور کا سفر اختیار کیا اور چلہ کیا جس میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اسلام کی ترقیات کی بشارات دیں جس کے بعد ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو آپ نے ایک اشتہار شائع کیا۔ جو اخبار ریاض ہند میں بطور ضمیمہ کے شائع ہوا۔ حضور انور نے اس کے بعد پیشگوئی مصلح موعود کا مکمل متن پڑھ کر سنایا اور فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو جو بشارتیں تھیں ان کا ذکر ہے اور اسی طرح ایک بیٹے کا ذکر ہے جس میں ۵۲ خصوصیات ہوں گی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا تھا کہ مسیح آئے گا اور شادی کرے گا اور اُس کی اولاد ہوگی۔ اب اولاد تو عام لوگوں کو بھی ہوتی ہے۔ پس اس پیشگوئی میں نیک اولاد کا ذکر ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو بڑھانے والی ہوگی۔ اس پیشگوئی کے مطابق جب ۱۸۸۹ء کو حضرت مصلح موعود پیدا ہوئے اُسی سال آپ نے بیعت لی اور جماعت احمدیہ کی بنیاد ڈالی جس نے اب اسلام کی تبلیغ کا کام کرنا ہے۔ اور مسیح و مہدی کی بیعت میں آکر آنحضرتؐ کی پیشگوئی کو پورا کرنا ہے۔

حضور نے مصلح موعود کے نشانات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے جس سال خدا تعالیٰ سے اطلاع پا کر مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا تھا اُس سال کے جلسہ سالانہ میں ۵۲ علامات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود نے فرمایا: (انوار العلوم صفحہ ۵۶۲۔۵۶۵)

حضور انور نے فرمایا کہ تو یہ علامات ہیں جس میں ہر ایک موضوع الگ تقریر بن سکتا ہے۔ اگر ہم بغور جائزہ لیں تو آپ کے ۵۲ سالہ دور خلافت کو دیکھیں تو ہر علامت آپ میں نظر آتی ہے۔ یہاں یہ بھی بتا دوں کہ حضرت مسیح موعودؑ نے جب یہ پیشگوئی شائع فرمائی تو پنڈت لیکھرام نے نہایت گھٹیا زبان استعمال کی۔ پنڈت لیکھرام نے اپنی اخلاقی حالت اور غیظ و غضب کا نمونہ دکھاتے ہوئے اس اشتہار کے بالمقابل ۱۸ مارچ ۱۸۸۶ء کو ایک اشتہار شائع کیا۔ جس میں پیشگوئی مصلح موعود کے ایک ایک فقرہ کے مقابل اپنی پیشگوئی کی۔ اور اس نشانِ رحمت کو نشانِ زحمت لکھا۔ اُس کا جو انجام ہوا وہ ساری دنیا کو معلوم ہے۔ پس حضرت مصلح موعود کی خلافت کے ۵۲ سالہ دور نے ثابت کر دیا کہ وہ تمام علامتیں پوری ہوئی ہیں۔ آپ کے وقت میں دنیا کے ۳۴۔۳۵ ممالک میں جماعت کا قیام ہو چکا تھا کئی زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم ہو چکے تھے۔ جماعتی نظام کا ڈھانچہ آپ نے بنایا۔ ذیلی تنظیمیں آج تک آپ کی جاری کردہ چل رہی ہیں۔ ہر کام آپ کی ذہانت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنے بیٹے کو مصلح موعود ہی سمجھا اور حضرت مصلح موعود نے اپنے آپ کو اُس وقت تک مصداق نہ ٹھہرایا جب تک اللہ تعالیٰ نے آپ کو خود خبر نہ دی۔ غیر از جماعت لوگ بھی آپ کو ہی مصلح موعود سمجھتے تھے اور اس بارے میں اُن کی شہادتیں موجود ہیں۔ حضور انور نے کئی حوالہ جات اس سلسلہ میں پیش فرماتے ہوئے فرمایا کہ ایک معزز غیر احمدی عالم مولوی سمیع اللہ خاں صاحب فاروقی نے قیام پاکستان سے قبل ''اظہار حق'' کے عنوان سے ٹریکٹ میں لکھا: ''آپ کو (یعنی حضرت مسیح موعودؑ کو۔ ناقل) اطلاع ملتی ہے کہ ''میں تیری جماعت کیلئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کروں گا اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا اور بہت سے لوگ سچائی قبول کریں گے''

اس پیشگوئی کو پڑھو اور بار بار پڑھو اور پھر ایمان سے کہو کہ کیا یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ جس وقت یہ پیشگوئی کی گئی ہے اس وقت موجودہ خلیفہ ابھی بچے ہی تھے اور مرزا صاحب کی جانب سے انہیں خلیفہ مقرر کرانے کیلئے کسی قسم کی وصیت بھی نہ کی گئی تھی بلکہ خلافت کا انتخاب رائے عامہ پر چھوڑ دیا گیا تھا۔ چنانچہ اس وقت اکثریت نے حکیم نور الدین صاحبؓ کو خلیفہ تسلیم کر لیا جس پر مخالفین نے محولہ صدر پیشگوئی

(باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں)

کمپوزنگ و ڈیزائننگ : کرشن احمد قادیان